676

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ7۔مارچ2012

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سکولزایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون زکوٰۃ وعشر پنجاب،2012

ایک وزیر مسودہ قانون زکوٰۃ وعشر پنجاب2012ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون گورنمنٹ صادق کالج خواتین یونیورسٹی،بہاولپور2012

ایک وزیر مسودہ قانون گورنمنٹ صادق کالج خواتین یونیورسٹی،بہاولپور2012ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی، فیصل آباد2012

ایک وزیر مسودہ قانون گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی، فیصل آباد2012ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی، سیالکوٹ2012

ایک وزیر مسودہ قانون گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی، سیالکوٹ2012ایوان میں پیش کریں گے۔

677

(بی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1- مسودہ قانون (ترمیم) بنک آف پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 55 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بنک آف پنجاب 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے خزانہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بنک آف پنجاب 2011 منظور کیا جائے۔

2- مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحولیات پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 56 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحولیات پنجاب 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تحفظ ماحولیات نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحولیات پنجاب 2011 منظور کیا جائے۔

3- مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012 (مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012 منظور کیا جائے۔

678

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

بدھ، 7-مارچ2012

(یوم الاربعاء، 13-ربیع الثانی1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر7منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا بَيۡنَ يَدَىِ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَكُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِىِّ وَلَا تَجۡهَرُوۡا لَهٗ بِالۡقَوۡلِ
كَجَهۡرِ بَعۡضِكُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲﴾
اِنَّ الَّذِيۡنَ يَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَهُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُولٰۤـئِكَ الَّذِيۡنَ
امۡتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ لِلتَّقۡوٰى‌ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّاَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿۳﴾

سورة الحُجرَات 1تا3

مومنو! (کسی بات کے جواب میں) اللہ اور اس کے رسولؐ سے پہلے نہ بول اٹھا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ سنتا جانتا ہے (1) اے اہل ایمان! اپنی آوازیں پیغمبرؐ کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو (اس طرح) ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو (2) جو لوگ رسول اللہ کے سامنے دبی آواز سے بولتے ہیں اللہ نے ان کے دل تقویٰ کے لئے آزما لئے ہیں۔ ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے (3)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ
وسلم علیک یا حبیب اللہ

اے موت ٹھہر جا میں مدینے تے جا لواں
ستا ہویا نصیب تے میں اپنا جگا لواں
محبوب دا اوہ گنبد خضرا تے ویکھ لواں
سرکار دی گلی دے نظارے تے پا لواں
کہندے نیں ہر غریب دی سنداے زاریاں
میں وی تے اپنے دل دی حسرت سنا لواں
جی بھر کے رو لواں در اقدس دے سامنے
اکھیاں نوں گفتگو دا قرینہ سکھا لواں
آوے جے فیر موت تے آوے ہزار وار
اعظم جے زندگی دی اے حسرت مٹا لواں

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال ملک محمد جاوید اقبال اعوان صاحب کا ہے۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! سوال نمبر 906 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ایلیمنٹری سکول دھدھڑ تحصیل و ضلع خوشاب کی عمارت کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*906: ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایلیمنٹری سکول دھدھڑ تحصیل و ضلع خوشاب کی نئی عمارت کا ٹھیکہ کب ہوا کس ٹھیکیدار کو کتنی مالیت میں دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کئی سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود ابھی تک نئی عمارت محکمہ تعلیم کو منتقل نہیں کی گئی، جس کی وجہ سے بچیوں کی تعلیم کا سخت نقصان ہو رہا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت ذمہ دار افراد کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) محکمہ تعلیم سے متعلق نہ ہے کیونکہ یہ عمارت اس وقت ضلع کونسل خوشاب کی وساطت سے لوکل گورنمنٹ نے شروع کی تھی۔

(ب) اس وقت عمارت نامکمل چھوڑ دی گئی تھی اور محکمہ تعلیم کے حوالے نہیں کی گئی تھی۔

محکمہ تعلیم ضلع خوشاب کی کوششوں سے ضلعی حکومت ضلع خوشاب نے گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول دھدھڑ کا درجہ ایلیمنٹری سکول تک بڑھانے اور اس نامکمل عمارت کو مکمل کرنے کے لئے سال 2008-09 میں مبلغ 1.697 ملین روپے کے فنڈز دیئے اور اس کی سکیم منظور کی۔ اب تک مختص شدہ فنڈز میں سے مبلغ 0.757 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں اور

عمارت کی مرمت اور تعمیر ٹائلٹ بلاک کا کام مکمل ہونے والا ہے جبکہ چار دیواری کی تعمیر اور دیگر کام ابھی باقی ہے۔جونہی یہ عمارت محکمہ تعلیم کے حوالے ہو گی ایلیمنٹری سکول کے سٹاف کے لئے کیس حکومت پنجاب کو ارسال کر دیا جائے گا اور مذکورہ بالا سکول میں کسی بھی تعینات شدہ ٹیچرز کا تبادلہ نہ ہوا ہے اس لئے سکول کی vacancy پوزیشن میں کوئی فرق نہ ہوا ہے۔

(ج) محکمہ تعلیم سے متعلق یہ سوال نہ ہے بلکہ یہ سوال ضلع کونسل خوشاب اور لوکل گورنمنٹ خوشاب سے پوچھا جائے کہ انہوں نے محکمہ تعلیم سے کسی قسم کی جائزہ رپورٹ لئے بغیر یہ عمارت تعمیر کیوں کی۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! جواب کے جز(الف) کے حوالے سے عرض ہے کہ اگر یہ سوال محکمہ لوکل گورنمنٹ کے متعلق نہ تھا تو حکومت پنجاب کے Rules of Business قاعدہ 37(بی) کے تحت اس کو متعلقہ محکمہ سے جواب طلب کر لینا چاہئے تھا۔چار سال سے یہ سوال محکمہ کے پاس پڑا رہا ہے اور ابھی تک انہوں نے اس سے جواب نہیں لیا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جز(ب) میں اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔انہوں نے جس وقت سوال بھیجا تھا اس وقت یہ سکول محکمہ تعلیم کے handover نہیں ہوا تھا بلکہ یہ لوکل گورنمنٹ کے پاس تھا اس حوالے سے انہوں نے لکھا ہے کہ محکمہ تعلیم سے متعلق نہیں اور یہ عمارت اس وقت ضلع کونسل خوشاب کی وساطت سے لوکل گورنمنٹ نے شروع کی تھی۔یہ جو اس کی تفصیل پوچھنا چاہتے ہیں کہ ایلیمنٹری سکول دھدھڑ کی نئی عمارت کا ٹھیکہ کب ہوا اور کس ٹھیکیدار کو کتنی مالیت میں دیا تو اس کا ٹھیکہ محبوب الٰہی صاحب کو دیا گیا تھا اور 08-09-30 کو اس کا دوبارہ ٹھیکہ ہوا تھا، یہ پہلے ضلع کونسل کے پاس تھا کیونکہ یہ سکول فیڈرل گورنمنٹ کے سینیٹر صاحب کے فنڈ سے قائم ہوا تھا اور اس کے فنڈز directly ڈسٹرکٹ کونسل کے پاس آئے تھے اور یہ سکول وہاں پر بنایا گیا۔ چونکہ یہ سکول محکمہ تعلیم کے handover نہیں کیا گیا تھا، ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر نے اس سکول کا دوبارہ 08-09-30 کو ٹھیکہ کیا جس کا نوٹیفکیشن بھی میرے پاس ہے۔اس کی بلڈنگ کے لئے 1.697 ملین روپے اور فرنیچر کے لئے 3. ملین روپے مختص کئے گئے۔اس کے بعد اس کے delay ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ خوشاب کا hard area ہے اس ٹھیکیدار پر قتل کا کوئی کیس بن گیا اور وہ ابھی بھی جیل میں ہے اور اسی وجہ سے پراجیکٹ delay ہوا ہے۔جب یہ سوال سامنے آیا تو ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر

نے اس پر ایک کمیٹی بنادی تاکہ اگر اس ٹھیکیدار کا کوئی والی وارث ہے اور وہ فرم دوبارہ سے کام شروع کر سکتی ہے چونکہ اس نے کچھ کام کر لیا ہے۔

جناب سپیکر: اب اس کی موجودہ کیا position ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! existing position یہ ہے کہ ابھی اس کا کام مکمل نہیں ہوا۔ یہ سکول کی upgradation ہے لیکن اس کا پرائمری سیکشن وہاں چل رہا ہے، اس میں 86 بچیاں پڑھ رہی ہیں اور وہاں پر چار ٹیچرز ہیں۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ "اس سکول کی نامکمل عمارت کو مکمل کرنے کے لئے 09-2008 میں مبلغ 1.697 ملین روپے کے funds دیئے گئے تھے" اس میں سے ایک ملین روپے خورد بُرد ہو چکے ہیں تو اس کے ذمہ دار لوگوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے یہ ساری بات پہلے explain کر دی تھی کہ اس کا کام رُکا ہوا ہے۔ جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ مبلغ 0.757 ملین روپے کا کام ہو چکا ہے۔ اس کا ٹھیکیدار قتل کیس کی وجہ سے جیل میں چلا گیا اور اس وجہ سے وہاں پر کافی دیر سے کام رُکا ہوا ہے۔ چونکہ ان کے rates ہر چھ ماہ کے بعد revise ہوتے ہیں۔ ڈی سی او نے کوشش کی ہے کہ کسی نئے ٹھیکیدار کو یہ contract دے دیا جائے لیکن کسی نے ان rates پر یہ ٹھیکہ نہیں لیا۔ اب ڈی سی او اور ای۔ ڈی۔ او کوشش کر رہے ہیں کہ وہی ٹھیکیدار اس کام کو کسی طرح سے مکمل کر دے۔ اگر معزز ممبر یہ کہتے ہیں کہ اس میں کوئی خُورد بُرد ہوئی ہے تو ہم ڈی سی او کی طرف سے بنائی گئی کمیٹی کو ہدایت کر دیتے ہیں کہ اس معاملے کو بھی دیکھ لے۔ مجھے یہ تفصیلات دی گئی ہیں کہ وہ hard area ہے اور وہاں پر کوئی اور contractor جانا نہیں چاہتا اور جس نے یہ کام لیا ہے وہ ٹھیکیدار قتل کیس کی وجہ سے جیل میں ہے۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! پچھلے دس سالوں سے یہ سکول بن رہا ہے اور ہر سال اس پر کچھ نہ کچھ اخراجات آتے ہیں۔ سکول مکمل نہ ہونے کی وجہ سے وہاں پر بچیوں کا بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہے۔ میرا مقصد یہی ہے کہ اس سکول کو جلد از جلد مکمل کر کے چلایا جائے۔ منسٹر صاحب خود بتا رہے ہیں کہ وہ hard area ہے۔ آج کل بچوں کو دوسرے علاقوں میں لے جانے کے لئے بہت پیسے

لئے جاتے ہیں اور تقریباً دس بارہ میل کے area میں نزدیک نزدیک کوئی اور سکول نہیں ہے۔ اگر یہ سکول جلد از جلد بنا دیا جائے گا تو علاقے کی بچیوں کا فائدہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کی ہر مہینے progress report لیا کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، بہتر ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری محمد ارشد صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ تشریف فرما نہیں ہیں اس لئے اسے بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 2061 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ راحیلہ خادم حسین کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور میں بغیر رجسٹریشن کے چلنے والے سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2061: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں پرائیویٹ سکولوں کو کب اور کس ماہ میں اپنے سکولوں کی از سر نو رجسٹریشن کروانا لازمی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع لاہور میں متعدد پرائیویٹ سکولز رجسٹریشن کے بغیر کام کر رہے ہیں، ان کی تعداد سے بھی آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ تعلیم کا عملہ ان پرائیویٹ سکولوں کو رجسٹریشن نہ کروانے کے عوض ماہانہ رشوت وصول کرتا ہے؟

(د) ضلع لاہور میں محکمہ تعلیم نے پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن کرنے کا کیا طریق کار اپنا رکھا ہے؟

(ہ) پرائیویٹ سکولوں کو رجسٹریشن کروانے کے لئے کن شرائط پر پورا اترنا ہوتا ہے نیز شرائط کے طریق کار اور اس کی سالانہ یا ماہانہ کتنی فیس مقرر کی ہوئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سکولزایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع لاہور میں پہلے سے رجسٹرڈ پرائیویٹ سکولوں کو رجسٹریشن کی میعاد ختم ہونے پر از سر نو رجسٹریشن کروانا لازمی ہے۔ پرائیویٹ سکولوں کو یکم اپریل سے از سر نو رجسٹریشن (تجدید رجسٹریشن) کروانا لازمی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ ضلع لاہور میں کچھ پرائیویٹ سکولز بغیر رجسٹریشن کے کام کر رہے ہیں۔ بغیر رجسٹریشن کے چلنے والے سکولوں کی تعداد 478 ہے جبکہ رجسٹرڈ سکولوں کی تعداد 5602 ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ محکمہ تعلیم کا عملہ پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن کرتے وقت کسی سے بھی کوئی رشوت وصول نہ کرتا ہے بلکہ پرائیویٹ سکولوں کو مروجہ طریق کار کے مطابق رجسٹر کیا جاتا ہے جس کی تفصیل جواب جز (د) اور (ہ) میں کر دی گئی ہے۔

(د) پرائیویٹ سکولز Punjab Private Educational Institutions(Promotion & Regulation) Ordinance 1984 کے تحت رجسٹرڈ کئے جاتے ہیں۔ ضلع لاہور میں پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن کروانے کا طریقہ درج ذیل ہے:-

1- درخواست برائے رجسٹریشن مع متعلقہ کاغذات وصول کی جاتی ہے۔

2- متعلقہ سکول کے معائنہ کے لئے تین رکنی کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے۔

3- کمیٹی سکول کا معائنہ کرتی ہے اور اپنی سفارشات دیتی ہے جس کی روشنی میں سکول کی رجسٹریشن کی جاتی ہے۔

(ہ) پرائیویٹ سکولوں کو رجسٹریشن کروانے کے لئے درج ذیل شرائط پر پورا اترنا ہوتا ہے۔

- کاغذات برائے رجسٹریشن پورا ہونا۔
  1. پراسپیکٹس / داخلہ فارم۔
  2. نقشہ عمارت سکول۔
  3. بلڈنگ فٹنس سرٹیفکیٹ۔
  4. ثبوت ملکیت یا کرایہ نامہ۔
  5. بنک چالان وصولی رجسٹریشن وسالانہ معائنہ فیس۔
  6. رجسٹریشن فائل جو کہ سکول کی جانب سے تحریر شدہ ہو۔
  7. حفظان صحت سرٹیفکیٹ از ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر۔
  8. سکول اور اساتذہ کے درمیان معاہدہ جات۔

9. سکول انتظامیہ کی جانب سے بیان حلفی بسلسلہ گورنمنٹ کی طرف سے جاری کردہ ہدایات پر عملدرآمد، نظریہ پاکستان اور اسلام کے خلاف تعلیم نہ دینا۔ پانچویں جماعت کے بعد مخلوط تعلیم کا نہ ہونا، غیر ملکی شریعت والے اساتذہ کا تقرر نہ کرنا اور18 سال سے کم عمر کے اساتذہ کا سکول میں تقرر نہ کرنا۔

❖ درج ذیل فیس سٹرکچر کے تحت سٹیٹ بنک/ نیشنل بنک میں رجسٹریشن فیس جمع کروا کر اصل رسید مہیا کرنا۔

Nature of the Case	Middle	High	Account No	Bank Where fee to be deposited
New Registration + Annual Inspection fees	Rs. 5000/- + 2500/- for first five years	Rs. 7000/-+ 5,000/- for five Years	CO-2818 Education Others	State Bank/National Bank of Pakistan

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! یہ سوال سکولوں کی رجسٹریشن کے بارے میں ہے۔ اس کے جز(ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ "لاہور میں بغیر رجسٹریشن کے چلنے والے سکولوں کی تعداد 478 ہے" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب محکمہ کے علم میں یہ بات ہے کہ 478 سکول رجسٹرڈ نہیں ہیں تو پھر محکمہ اس سلسلے میں کیا کارروائی کر رہا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پچھلے سال ڈینگی کے سلسلے میں جب ہم سکولوں کا visit کر رہے تھے تو ہمیں یہ پتا چلا کہ 478 سکول رجسٹرڈ نہیں ہیں۔ ہم نے ان سکولوں کو رجسٹریشن کرانے کے لئے notices بھجوائے اور پچھلے چھ ماہ سے روزانہ پانچ سے دس سکولوں کی رجسٹریشن ہو رہی ہے۔ رجسٹریشن کا ایک criteria ہوتا ہے جو کہ آگے جز(ہ) میں دیا ہوا ہے تو جو سکول اس criteria کو meet کرتا ہے اس کو ہم رجسٹریشن دیتے چلے جا رہے ہیں۔ اس وقت تقریباً تین سو کے قریب سکولوں کی رجسٹریشن ہو چکی ہے۔ باقی سکول جیسے ہی رجسٹریشن کا criteria پورا کریں گے تو ان کی رجسٹریشن کر دی جائے گی۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! جو سکول criteria پورا نہیں کریں گے تو کیا ان کو چلنے دیا جائے گا؟ دوسرا ڈینگی سے اس کا کیا تعلق ہے سکولوں کی رجسٹریشن کو چیک کرنے کا تو normally ایک system ہونا چاہئے اور اس کے مطابق باقاعدگی سے سکولوں کی checking ہوتی رہنی چاہئے۔ دوسرا یہاں جز(ج) کے جواب میں محکمہ نے کہا ہے کہ "یہ درست نہ ہے۔ محکمہ تعلیم کا عملہ پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن کرتے وقت کسی سے بھی کوئی رشوت وصول نہ کرتا ہے" تو ان کو کیسے پتا چلا کہ رشوت موصول نہیں ہوتی؟

جناب سپیکر: ان کے پاس کوئی complaint نہیں آئی ہو گی۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں یہاں ایوان میں on the floor of the House کھڑا ہو کر کہہ رہا ہوں کہ اگر رجسٹریشن کے حوالے سے کسی قسم کی کوئی شکایت ہے تو میرے نوٹس میں لائیں اس پر کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جن سکولوں کی رجسٹریشن نہیں ہوئی تو ان کے خلاف کیا کارروائی کی جائے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ایسے تمام سکولوں کو notices جاری کئے گئے ہیں اور ان کو تین ماہ کا وقت دیا جاتا ہے اگر اس عرصہ کے دوران وہ اپنے سکول کی رجسٹریشن نہیں کراتے تو ہمارے پاس یہ اختیار ہے کہ ان سکولوں کو بند کر دیا جائے۔ چونکہ وہاں پر بچے پڑھ رہے ہیں اس لئے ان کو وقت دیا جاتا ہے کہ وہ criteria پورا کریں اور اپنے سکول کی رجسٹریشن کرا لیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! جز (ب) میں سوال کیا گیا ہے کہ "کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع لاہور میں پرائیویٹ سکولز رجسٹریشن کے بغیر کام کر رہے ہیں؟" اس کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ "درست نہ ہے اور ساتھ ہی یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ ضلع لاہور میں کچھ پرائیویٹ سکولز بغیر رجسٹریشن کے کام کر رہے ہیں" اس سے آپ محکمہ کی کارکردگی دیکھ لیں۔ آگے سکولوں کی رجسٹریشن کرانے کے لئے criteria دیا گیا ہے جس میں دوسرے نمبر پر نقشہ عمارت سکول اور ساتویں نمبر پر حفظان صحت سرٹیفکیٹ از ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کا ذکر ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو سکول رجسٹرڈ ہیں ان کے نقشہ جات کا کیا criteria ہے؟ میں یہ ثابت کر سکتی ہوں کہ ڈیڑھ ڈیڑھ، دو دو مرلے پر مشتمل عمارتوں میں سکول بنے ہوئے ہیں کہ جہاں پر بچوں کو تازہ ہوا تک میسر نہیں ہے۔ ایسے سکولوں کے لئے محکمہ کیا کر رہا ہے اور کب تک ان کے خلاف ایکشن ہو گا اور ایسے سکولوں کی رجسٹریشن کیوں کی جاتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! محترمہ نے پہلا اعتراض جز (ب) کے حوالے سے کیا ہے۔ سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ "کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع لاہور میں متعدد پرائیویٹ سکولز رجسٹریشن کے بغیر کام کر رہے ہیں؟" اس میں لفظ متعدد لکھا ہے جبکہ محترمہ لفظ متعدد چھوڑ گئی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ پرائیویٹ سکولز رجسٹریشن کے بغیر کام کر رہے ہیں۔ اس کا محکمہ نے جواب دیا ہے کہ "درست نہ ہے۔ کچھ سکول رجسٹریشن کے بغیر کام کر رہے ہیں۔"

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! یہ کچھ نہیں بلکہ 478 سکول ہیں جو کہ رجسٹریشن کے بغیر کام کر رہے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! 5602 سکولوں میں سے 478 سکول رجسٹریشن کے بغیر چل رہے ہیں۔ اس وقت لاہور میں 5602 پرائیویٹ سکول رجسٹرڈ ہیں اور 478 رجسٹریشن کے بغیر چل رہے تھے جن میں سے تقریباً تین سو سے زیادہ کی رجسٹریشن ہو چکی ہے۔ اس وقت جو سکول criteria کو meet کرتے ہیں ان کی رجسٹریشن کی جاتی ہے۔ محترمہ بالکل بجا کہہ رہی ہیں کہ لاہور شہر میں ایسے سکولز ہیں جو کہ دو دو، تین تین مرلے کی عمارتوں میں چل رہے ہیں مگر وہ پچھلے دور میں رجسٹرڈ ہوئے تھے۔ تب شاید حکومت کی پالیسی تھی کہ پرائیوٹ سیکٹر کو encourage کیا جائے کیونکہ حکومت شاید اتنا بوجھ نہیں اٹھا سکتی تھی۔ اُس وقت شاید اس criteria کو تھوڑا relax کیا گیا تھا مگر اس وقت ہم criteria کے بغیر لاہور شہر میں کوئی سکول رجسٹرڈ نہیں کر رہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! ایسے سکول جو بالکل بھی حفظان صحت کے اصولوں کے خلاف کام کر رہے ہیں ان کے خلاف محکمہ کیا کارروائی کر رہا ہے؟ اسی طرح criteria کی شرط نمبر 9 میں پانچویں جماعت کے بعد مخلوط تعلیم کا نہ ہونا، غیر ملکی شہریت رکھنے والے اساتذہ کا تقرر نہ کرنا بھی شامل ہے جبکہ اب تو زیادہ تر پرائیویٹ سکولوں میں co-education ہے اور standard کے اکثر سکولوں میں غیر ملکی اساتذہ کو ہی رکھا جاتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اپنے دیئے ہوئے criteria پر یہ کس طرح عمل کر رہے ہیں اور ایسے سکولوں کے خلاف محکمہ کیا ایکشن لینا چاہتا ہے جو کہ ڈیڑھ ڈیڑھ یا دو دو مرلے میں چل رہے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! ہم پرائیویٹ سکولوں کے لئے نیا قانون لانا چاہتے ہیں وہ کیبنٹ میں بھی آ چکا ہے۔ اس میں ہمارے پاس زیادہ وسیع اختیارات ہوں گے کہ ہم ان سکولوں کو چیک کر سکیں۔ لاہور شہر میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ یہاں پر زمین کی قیمت بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح اندرون شہر میں لوگوں کی مجبوری ہے وہ دو تین مرلے میں سکول بنا لیتے ہیں۔ بچوں کی سہولت کو دیکھتے ہوئے پچھلے ادوار میں ایسے سکول رجسٹرڈ ہوئے۔ ہم اس نئے قانون کے ذریعے ان سب چیزوں کو سٹیم لائن کرنا چاہتے ہیں اور مجھے اُمید ہے کہ ہم اگلے اجلاس میں اس قانون کو لے آئیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! On his behalf Question No. 3370 (معزز ممبر نے جناب محمد نوید انجم کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

لاہور۔کیئر این جی او کے تحت چلنے والے سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3370: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں کتنے سرکاری سکول ایسے ہیں جو کیئر نامی این جی او کے تحت چل رہے ہیں ان سکولوں کے نام اور جگہ بتائیں؟

(ب) یہ سکول کب اس این جی او کو دیئے گئے اور ان سکولوں کو اس کے حوالے کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ان سکولوں میں ٹیچرز کی کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی ہیں؟

(د) ان سکولوں میں ٹیچرز کی اسامیاں پُر کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے یا پھر اس این جی او کی نیز کب تک یہ خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) 153 سکولز کیئر نامی این جی او کے تحت چل رہے ہیں۔لسٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 2003 یہ سکول حکومت کی پالیسی کے مطابق کیئر این جی او کو دیئے گئے تھے کیونکہ این جی او تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی فراہمی، سکول سہولیات میں اضافہ، بچوں کو یونیفارم کی فراہمی اور انتظامی امور میں معاونت فراہم کر رہی ہے۔

(ج) کل 649 اسامیاں خالی ہیں۔گریڈ وار خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! حکومت کی ذمہ داری ہے۔جونہی حکومت کی طرف سے نئی اسامیوں کی منظوری آئے گی خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔البتہ اساتذہ کی فراہمی میں این جی اوز بھی معاونت کرتی ہیں اور این جی او کی طرف سے بھی اساتذہ فراہم کئے جا رہے ہیں۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ یہ سکول کب اس این جی او کو دیئے گئے اور ان سکولوں کو اس کے حوالے کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ

سکولز 2003 میں اس این جی او کو اس لئے دیئے گئے تھے کہ یہ این جی او تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی فراہمی، سکول سہولیات میں اضافہ، بچوں کو یونیفارم کی فراہمی اور انتظامی امور میں معاونت فراہم کر رہی ہے۔ ان سکولوں میں اساتذہ کی 649 اسامیاں خالی ہیں جو فی سکول چار یا پانچ کا figure بنتا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر ایسا ہے تو پھر یہ این جی او کیا معاونت فراہم کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن) جناب سپیکر! ان سکولوں میں جو 649 اسامیاں خالی ہیں۔ یہ ان سکولوں میں temporary Teachers provide کرتے ہیں۔ لاہور میں ابھی 921 اساتذہ کی بھرتیاں ہوئی ہیں اور یہ ہمیں 2۔ اپریل سے join کر لیں گے تو ان سکولوں میں اساتذہ کی کمی پوری ہو جائے گی کیونکہ جب ہم permanent Teachers دے دیں گے تو وہاں سے این جی او اپنا استاد withdraw کر لے گی۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 3371 بھی محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال رانا آصف محمود صاحب کا ہے۔

رانا آصف محمود: جناب سپیکر! Question No. 3433 جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں 09-2008 بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*3433: رانا آصف محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں مالی سال 09-2008 کے دوران کتنی رقم محکمہ تعلیم سکولز کو فراہم کی گئی ہے؟

(ب) کتنی رقم صرف سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے فراہم کی گئی؟

(ج) اس وقت کون کون سے سکولوں کی عمارات تعمیر کی جا رہی ہیں ان کے نام اور جگہ نیز تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) ان سکولوں کی عمارات کب تک مکمل ہوں گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں مالی سال08-2007 کے دوران محکمہ تعلیم سکولز کو2171.756ملین کی رقم فراہم کی گئی۔

(ب) محکمہ تعلیم سکولز سیالکوٹ کو عمارت کی تعمیر کے لئے288.206ملین کی رقم فراہم کی گئی۔

(ج) ضلع سیالکوٹ میں مالی سال08-2007 کے دوران134 سکولوں کی عمارات کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان سکولوں کی تعمیر جون2011 کو مکمل ہو چکی ہے۔

رانا آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے اس سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ ضلع سیالکوٹ میں مالی سال09-2008 کے دوران کتنی رقم محکمہ تعلیم سکولز کو فراہم کی گئی؟ اس کے جواب میں مالی سال 08-2007 کا بتایا گیا ہے تو یہ جواب غلط ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ممبر موصوف درست کہہ رہے ہیں اور یہ typing mistake ہے لیکن اس کے آگے جواب09-2008 کا ہی دیا گیا ہے۔

رانا آصف محمود: جناب سپیکر! اگر یہ جواب اسی سال کا ہے تو پھر یہ جو رقم2171.756ملین روپے بتائی گئی ہے اس میں سے کتنی رقم استعمال ہوئی اور کتنی lapse ہو گئی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن) جناب سپیکر! محکمہ تعلیم سکولز سیالکوٹ کا کل بجٹ 2171.756 ملین روپے تھا اُس میں سے 288.208 ملین روپے ڈویلپمنٹ کا بجٹ تھا اور باقی بجٹ نان ڈویلپمنٹ کا تھا جس میں تنخواہیں، بجلی کے بلز اور دیگر سکولوں کے اخراجات آ جاتے ہیں۔ اس میں سے نان ڈویلپمنٹ کا بجٹ پورا خرچ ہو گیا تھا لیکن ڈویلپمنٹ کا تقریباً90 فیصد کام مکمل ہوا ہے۔

رانا آصف محمود: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی رانا آصف محمود صاحب کا ہے۔

رانا آصف محمود: جناب سپیکر! Question No. 3434 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں08-2007 میں سکولوں کی عمارات کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*3434: رانا آصف محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں سال08-2007 کے دوران جن سکولوں کی عمارات تعمیر کی گئیں ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) ان سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے کس کس اخبار میں ٹینڈر دیئے گئے؟

(ج) کتنی عمارات مکمل ہو چکی ہیں اور کتنی زیر تکمیل ہیں؟

(د) ان عمارات کی انسپکشن کن کن سرکاری ملازمین نے کی؟

(ہ) کتنی عمارات کی تعمیر میں ناقص مٹیریل کے استعمال کی شکایت موصول ہوئی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں مالی سال08-2007 کے دوران 308 سکولوں کی عمارات تعمیر کے لئے منظور کی گئیں ان کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے محکمہ تعمیرات سیالکوٹ نے روزنامہ "جنگ"، "خبریں"، "نوائے وقت" اور "ایکسپریس" میں ٹینڈر دیئے۔

(ج) ضلع سیالکوٹ میں مالی سال08-2007 کے اختتام تک 141 سکولوں کی عمارات کی تعمیر مکمل ہوئی اور مزید139 سکولوں کی عمارات بھی30.06.2011 تک مکمل ہو چکی ہیں اور 29 سکولوں کی عمارات زیر تعمیر ہیں پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے فراہمی فنڈز کی صورت میں جون2012 تک ان کی تعمیر مکمل ہو جائے گی۔

(د) تعمیر کی جانے والی عمارات کی انسپکشن محکمہ تعلیم کے درج ذیل فیلڈ افسران نے کی۔

1- ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر سیالکوٹ
2- ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ز سیالکوٹ
3- اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر متعلقہ مرکز مردانہ، زنانہ
4- اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر ڈویلپمنٹ

(ہ) جن عمارات کی تعمیر میں ناقص مٹیریل استعمال ہوا اور ان کے بارے شکایت موصول ہوئی ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول وریو
2۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول وریو
3۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چھچھر والی
4۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول تورن وال
5۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ڈھنگا
6۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک بھارت
7۔ گورنمنٹ عائشہ گرلز ہائی سکول پسرور
8۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سیان
9۔ گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول کوٹلی نوشہرہ
10۔ گورنمنٹ بوائز ہائر سیکنڈری سکول معراجکے
11۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کھرانے چک۔

مندرجہ بالا عمارات میں جو نقائص پائے گئے ان کی درستی کے لئے محکمہ بلڈنگ اور این ایل سی کو تحریری طور پر آگاہ کیا گیا کہ وہ نقائص دور کریں متعلقہ محکمہ جات نے یہ نقائص دور کر دیئے ہیں۔

رانا آصف محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کے جز (ہ) میں بتایا گیا ہے کہ مندرجہ بالا عمارات میں جو نقائص پائے گئے ان کی درستی کے لئے محکمہ بلڈنگ اور این ایل سی کو تحریری طور پر آگاہ کیا گیا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ نقائص کیا تھے اور کون سے مٹیریل میں تھے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہاں پر سکول کا نام دیا گیا ہے۔ ہمارے لوگ وہاں پر جا کر ان کو دیکھتے ہیں تو ہمارے پاس مٹیریل یا نقشہ کے حوالہ سے شکایات آتی ہیں۔ یہ سارا کام این ایل سی کے پاس تھا تو این ایل سی کو شکایت کی گئی تھی تو انہوں نے اس کی درستی کی تھی اور ای ڈی او (ورکس) سی اینڈ ڈبلیو ان چیزوں کو دیکھتا ہے۔

رانا آصف محمود: جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ انہوں نے لکھا کہ ان ان سکولوں میں یہ نقائص ہیں تو وہاں پر کون سے میٹریل میں زیادہ خرابی تھی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہاں پر گیارہ سکولوں کا ذکر ہے ان میں سے کہیں پر اوّل نمبر اینٹ کی بجائے دوم اینٹ استعمال ہو گئی یا سیمنٹ کی شکایت ہو گئی۔ اگر یہ اس کی تفصیل چاہتے ہیں تو میں ان کو گیارہ سکولوں کی فرداً فرداً تفصیل منگوا دیتا ہوں کہ ہر سکول کے حوالہ سے ہماری طرف سے کیا شکایت گئی تھی۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! تحریری طور پر آگاہ بھی کر دیا گیا ہے لیکن کیا این ایل سی کے خلاف کوئی ایکشن لیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! این ایل سی کو ان کاموں کی چونکہ پیشگی ادائیگی کر دی گئی تھی اس وجہ سے ہم نے ان کو شکایت کی اور وہ حکومت کا ہی ایک ادارہ ہے۔ انہوں نے کچھ کاموں کا آگے سب کنٹریکٹ کیا ہوتا ہے تو وہاں پر جن چیزوں یا میٹریل میں مسئلہ آ رہا تھا اُس کو انہوں نے ٹھیک کر دیا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! کسی بھی بلڈنگ میں نقائص دو طرح کے ہو سکتے ہیں۔ ایک نقص main structure میں اور دوسرا نقص اُس کی finishing میں ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی نقص main structure میں تھا تو وہ کیسے دور کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! زیادہ تر نقائص finishing کے ہوتے ہیں۔ کہیں شیشے نہیں لگے یا کہیں پر کھڑکیاں specification کے مطابق نہیں لگی ہوئیں، کہیں پر لکڑی یا لوہے کے proper دروازے نہیں لگے۔ یہ تقریباً سارے نقائص finishing کے تھے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال شیر علی خان صاحب کا ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! Question No. 3837 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ ہائی سکول ملیار پنڈ داد نخان میں کھیلنے کے گراؤنڈ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*3837: جناب شیر علی خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول ملیار پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں بچوں کے کھیلنے کے لئے سپورٹس کا سامان موجود نہ ہے؟

(ب) کیاحکومت سپورٹس کا سامان دینے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول ملیار میں بچوں کے کھیلنے کا کوئی گراؤنڈ نہ ہے؟

(د) کیاحکومت کھیلنے کے لئے کوئی گراؤنڈ دینے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ملیار نے سکول کونسل کی منظوری سے 07-09-2011 کو فروغ تعلیم فنڈ سے سترہ ہزار روپے کا سامان خرید لیا ہے۔

(ب) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) گراؤنڈ موجود ہے۔

(د) جواب جز (ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ج) میں کہا ہے کہ گراؤنڈ موجود ہے۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ یہ گراؤنڈ سکول کے احاطہ کے اندر موجود ہے یا یہ گاؤں کے کسی کھیت کو گراؤنڈ کہتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! آٹھ کنال اور آٹھ مرلہ جو گراؤنڈ کے لئے مختص کئے گئے ہیں یہ سکول کی عمارت سے تقریباً سو میٹر ہٹ کر ہے۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! پنجاب کے جن سکولوں میں گراؤنڈ کی سہولیات نہیں ہیں کیا حکومت کی کوئی ایسی پالیسی ہے کہ اُن سکولوں میں گراؤنڈز کی دستیابی کے لئے کوئی زمین acquire کرے؟

جناب سپیکر: انکوائری ہوتی رہی ہو گی۔ جی، وزیر تعلیم!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن) جناب سپیکر! دیہاتی علاقوں میں حکومت کے لئے availability of land آسان ہے وہاں پر ہمارے جو سکول بنتے ہیں ان کے لئے play grounds کی جگہ مختص کی جاتی ہے مگر بڑے شہروں جیسے لاہور، ملتان، راولپنڈی، سیالکوٹ، فیصل آباد اور

گوجرانوالہ میں مشکلات پیش آتی ہیں ان کے لئے ہم سکولوں کو ان کی sports activities کے لئے حکومت کی grounds دیتے ہیں حتیٰ کہ لاہور میں جو سٹیڈیم ہیں وہ بھی اس مقصد کے لئے دیتے ہیں۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! میں خصوصی طور پر دیہاتی علاقوں کے بارے میں بات کر رہا ہوں کیونکہ بہت سے ایسے سکول ہیں جہاں grounds نہیں ہیں اور بچے بے چارے کبھی کسی جگہ جاتے ہیں اور کبھی کسی جگہ جاتے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جہاں پر playgrounds available نہیں ہیں وہاں ہم قریبی سکول جہاں یہ سہولت موجود ہوتی ہے ہم اس سکول کی play ground ان کو allow کر دیتے ہیں کہ بچے وہاں پر جائیں اور sports activities مکمل کریں۔ ہم نے اپنے دیہاتوں اور شہروں کے سکولوں میں sports activities کو compulsory کیا ہوا ہے تاکہ بچے ان میں بھرپور participate کریں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی جناب شیر علی صاحب کا ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 3967 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اساتذہ کا ٹیوشن و پرائیویٹ سکولوں میں پڑھانے پر پابندی کی تفصیلات

*3967: جناب شیر علی خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری اساتذہ کے ٹیوشن اور پرائیویٹ سکولوں میں پڑھانے پر پابندی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول ملیار تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم کے اساتذہ سکول ٹائم کے دوران پرائیویٹ سکولوں میں پڑھاتے ہیں؟

(ج) اس سلسلہ میں متعلقہ اعلیٰ افسران کو درخواستیں دی گئی ہیں مگر کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت اس سلسلہ میں متعلقہ ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جی ہاں!

(ب) یہ درست نہ ہے تاہم سرکاری سکولوں کے اساتذہ گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران سرکاری سکولوں میں رضاکارانہ طور پر سمر کیمپ لگا کر پڑھا سکتے ہیں۔

(ج) حکام بالا کو کوئی شکایت نہیں کی گئی۔

(د) انکوائری کے بعد کوئی بھی بات ثابت نہ ہوئی ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! on his behalf سوال نمبر 4336 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے شیخ علاؤالدین کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع قصور۔ سرکاری سکولوں میں سائنس لیبارٹریز کی تفصیلات

*4336: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور کے کتنے سرکاری ہائی سکولوں میں سائنس لیبارٹریاں موجود ہیں؟

(ب) کیا جن ہائی سکولوں میں سائنس لیبارٹریاں موجود نہیں وہاں پر حکومت لیبارٹریاں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(ج) جن سکولوں کی لیبارٹریوں میں ضرورت کے مطابق سامان موجود نہیں کیا حکومت ان سکولوں میں سائنس لیبارٹریوں کا سامان مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع قصور میں ہائی و ہائر سیکنڈری مدارس 38 میں سائنس لیبارٹریاں موجود نہ ہیں تاہم ان سکولوں میں وقتی طور پر کلاس رومز پر مشتمل کمرہ جات بطور سائنس لیبارٹریاں استعمال ہو رہے ہیں اور سائنس پریکٹیکل کا کام باقاعدہ کروایا جا رہا ہے۔ نیز محکمہ تعلیم سائنس لیبارٹریاں تعمیر کروانے کے لئے ضلعی حکومت سے رابطہ میں ہے۔

(ب) ان سکولوں میں لیبارٹری کی تعمیر کے ضمن میں rough cost estimate کے لئے کیس EDO(W&S) کو بھجوایا جا چکا ہے۔(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)
تاہم متعلقہ علاقے کا ایم این اے وایم پی اے حکومت کے فراہم کردہ فنڈز میں سے ان سکولوں کو گرانٹ / فنڈز مہیا کرے تو یہ مسئلہ جلد حل ہو سکتا ہے۔

(ج) جن سکولوں کی لیبارٹریوں میں ضرورت کے مطابق سامان موجود نہیں ہوتا ان سکولوں میں فروغ تعلیم فنڈ / سی سی گرانٹ سے سامان مہیا کیا جاتا ہے اور پریکٹیکل کروائے جاتے ہیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع قصور میں 38 سکول ایسے ہیں جن میں سائنس لیبارٹریاں نہیں ہیں۔ سوال کے جز(ب) میں کہا گیا ہے کہ تین سال پہلے انہوں نے rough cost estimate کے لئے ضلعی حکومت کو خط لکھا۔ ہم اپنی سڑکوں، گلیوں اور محلوں میں کام کرانے کے لئے rough cost estimate دوسرے دن منگوا لیتے ہیں۔ اس کے لئے خط تین سال سے گیا ہوا ہے تو کیا اس کا جواب کسی ٹرک پر آنا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! 12-02-27 کو ہم نے اس خط کو بھیجا ہے۔ میرے پاس قصور کے 38 سکولوں کے نوٹیفکیشن کی کاپی موجود ہے۔

جناب سپیکر: آپ مجھے بھی اس فہرست کی ایک کاپی دے دیں۔ آپ مہربانی کریں کیونکہ آپ کو بھی پتا ہے کہ ہم بھی اسی ضلع کے رہنے والے ہیں۔ آپ ذرا خصوصی مہربانی فرمائیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ پچھلے مہینے بھیجا گیا تھا۔ اس میں ہم نے وضاحت بھی کی ہے کہ ایم پی اے، ایم این اے فنڈ سے فوری طور پر لیبارٹریاں ٹھیک کرائی جا سکتی ہیں۔ آپ کا ضلع ہے اس لئے میں آپ کو تھوڑا سا بتانا چاہوں گا کہ یہاں پر 128 ہائی سکول ہیں ان میں 38 ایسے ہیں جن میں سائنس لیبارٹریاں نہیں ہیں اور 12 ہائر سیکنڈری سکولوں میں بھی مناسب سائنس لیبارٹریاں نہیں ہیں۔ حکومت اگلے مالی سال میں ان کے لئے دوبارہ بجٹ رکھ رہی ہے امید ہے کہ اس میں کام ہو جائے گا۔ اگر یہ ایم پی اے، ایم این اے فنڈ سے نہیں ہوتا تو State of the Art Science Lab Project کے تحت ہم اگلے مالی سال میں بنوائیں گے۔

جناب سپیکر: میں تو آپ کو commitment دے رہا ہوں کہ میرے فنڈز بے شک لے لیں مگر میرے حلقے کے سکولوں میں سائنس لیبارٹریاں بنوادیں۔آپ دوسرے صاحبان سے خود پوچھ لیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا محمد افضل خان صاحب!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! ان کا شکریہ کہ سوال کے پیش کرنے کے تین سال بعد انہوں نے خط لکھ دیا ہے۔مجھے امید ہے کہ estimate بھی آجائے گا۔

جناب سپیکر! جز (ب) کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ایم پی اے، ایم این اے اگر گرانٹ دیں تو یہ معاملہ جلدی حل ہو جائے گا۔ایم پی ایز اور ایم این ایز کو اسی اسی لاکھ روپیہ ملتا ہے جن سے انہوں نے پورے علاقہ میں گلیاں، محلے، سڑکیں، گٹر اور سیوریج کا کام کرانا ہوتا ہے تو یہ بتادیں کہ ایک لیبارٹری پر کتنا خرچ آتا ہے؟ کیوں کہ ایم پی ایز اور ایم این ایز کے پاس تو اتنے فنڈز نہیں ہوتے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ابھی آپ نے جیسے کمال شفقت فرمائی ہے کہ میرا فنڈ میرے حلقہ کے سکولوں میں جہاں سائنس لیبارٹری نہیں ہے وہاں پر لگایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: میرا حلقہ پی پی۔184 ہے کہیں اور نہ لگا دیجئے گا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! آپ کی مرضی سے ہی ہو گا۔میرے علم کے مطابق ایک سائنس لیبارٹری کے لئے اگر نیا کمرہ بنا کر دوسری ساری چیزیں فراہم کریں تو اس پر بیس سے پچیس لاکھ روپے لاگت آتی ہے۔ اگر وہاں پر کمرہ موجود ہے تو پھر تقریباً تین سے پانچ لاکھ میں سارے آلات فراہم کئے جا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ نے اب جو بات کی ہے یہ بہتر ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! قصور میں 38 سکول بتائے گئے ہیں۔اس حوالے سے وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم سائنس لیبارٹریاں تعمیر کرانے کے لئے ضلعی حکومت سے رابطے میں ہیں۔ان تین سالوں میں کس قدر رابطہ ہوا ہے اور اس سے ان 38 سکولوں کے اندر کتنی development ہوئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! قصور میں نئے جانے والے ای ڈی او ایجوکیشن نے پچھلے مہینے 27-02-12 کو ضلعی حکومت کو خط لکھا ہے۔مجھے امید ہے کہ اگلے مالی سال کا

جو بجٹ آئے گا تو کام ہو جائے گا۔ اگر ضلعی حکومت کے پاس ابھی پیسے ہیں تو چند سکولوں میں وہ کام کر سکتے ہیں، نہیں تو اگلے مالی سال کے بجٹ میں یہ سائنس لیبارٹریاں بن سکیں گی۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! تین سال پہلے mention کیا گیا تھا کہ 38 سکول ہیں جن میں سائنس لیبارٹریاں موجود نہ ہیں۔ کیا ان تین سالوں میں ضلع قصور کے لئے ایجوکیشن کی مد میں کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا؟ وہاں تین سال کیا ہوتا رہا ہے کہ تین سال کے بعد rough cost estimate کے لئے ہی لکھا گیا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ latest جواب ہے جو 12-03-05 کو آیا ہے۔ آپ نے پچھلے اجلاس میں حکم فرمایا تھا جس پر ہم نے محکمہ کو speed up کیا ہے۔ محکمہ ایجوکیشن کے سوالات بہت زیادہ ہوتے ہیں جس وجہ سے ان کی باری دیر سے آتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! تقریباً دس ہزار طلباء ایسے ہیں جن کے لئے سائنس لیبارٹریاں نہیں ہیں۔ اگر لیبارٹریاں نہیں ہیں تو پھر ٹیچرز کی بھرتی کیوں کھولی گئی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ایک proper لیبارٹری ہوتی ہے جس کے لئے کمرہ مختص کیا جاتا ہے جس میں بچوں کو پریکٹیکلز کرائے جاتے ہیں۔ ان کے لئے ٹیچرز بہت ضروری ہیں۔ ٹیچرز ہوں تو ہم open space میں بھی بچوں کو پریکٹیکلز کرا سکتے ہیں۔ ان سکولوں میں proper لیبارٹریاں نہ ہونے کے باوجود وہاں موجود ٹیچرز بچوں کو پریکٹیکلز کرا رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ابھی منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ open space میں بھی پریکٹیکلز ہو سکتے ہیں۔ کیا سائنس پریکٹیکلز open space میں ہو سکتے ہیں، جب lamp ہی نہیں جلے گا تو کیسے ہو سکتے ہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ اگر فنڈز نہیں ہیں تو پھر ٹیچرز کو کیوں رکھا جا رہا ہے، کتنے عرصہ سے لیبارٹریوں کے بغیر یہ سکول چل رہے ہیں اور اس وجہ سے دس ہزار طلباء کا مستقبل داؤ پر لگا ہوا ہے اس طرح کوئی میرٹ نہیں بن سکتا پھر کہا جاتا ہے کہ میرٹ ہو؟ میں یہ کہہ رہا تھا کہ ان حالات میں میرٹ کیسے بنے گا؟ میرے حلقہ کے طلباء وطالبات کس طرح میرٹ پر آئیں گے جبکہ دس ہزار طلباء کے لئے کوئی لیبارٹری ہی نہیں ہے۔ اب اُن کے لئے اساتذہ رکھے جا رہے ہیں مگر پتا نہیں کتنے عرصہ میں

لیبارٹریاں اور عمارتیں بنیں گی، منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ open لیبارٹری بھی ہو سکتی ہے مگر بتائیے کہ کیا open space پر practical ہو سکتا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، بالکل ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: موجودہ دَور کے منسٹر صاحب ہی بات کر سکتے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! شیخ صاحب یہاں پر ہر بات کو غلطی کی طرف لے کر جاتے ہیں۔ میں نے بات یہ کی ہے کہ اب آپ کے پاس فنڈز کی availability نہیں ہے جس کی ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ provide کریں۔ میں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ انڈیا کا model ہمارے سامنے آیا جہاں پر سائنس کی لیبارٹریوں کا مسئلہ تھا تو انہوں نے موبائل سائنس لیبارٹریاں بنائیں اور گاؤں کے سکول جہاں پر لیبارٹری نہیں بن سکتی وہ بڑے کنٹینر پر سائنس لیبارٹری بناتے ہیں جو ہائی سکول میں جا کر بچوں کو practical کرواتے ہیں۔ ہم ان چیزوں پر بھی غور کر رہے ہیں۔ چونکہ جو بچے سائنس پڑھ رہے ہیں وہاں پر practical کے لئے سائنس ٹیچر کا ہونا بہت ضروری ہے۔ جس طرح یہ فرما رہے ہیں کہ ہمارے سکولوں میں classrooms نہیں ہیں اور آپ بھی پوری طرح آگاہ ہیں کہ بچے باہر صحن میں بھی پڑھ رہے ہیں مگر استاد ہو گا تو پڑھائے گا۔ اصل میں ہمارا مقصد بچوں کو تعلیم دینا ہے جو ہم دے رہے ہیں۔ چونکہ ہمارے پاس financial resources محدود ہیں اس لئے ہم پوری کوشش کر رہے ہیں۔ میں شیخ صاحب کو یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ ہماری اس دفعہ پوری کوشش ہے کہ اگلے مالی سال کے بجٹ میں ہم اپنے ہائی سکولوں میں ایک ہزار سائنس لیب ضرور approve کرائیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگلے سوال پر آتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض سن لیجئے۔ میرا آخری سوال ہے۔

جناب سپیکر: ویسے اس پر بہت ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں ریکارڈ پر لا رہا ہوں۔ منسٹر صاحب نے ابھی یہ کہا ہے کہ اب ہم موبائل لیبارٹریاں چلائیں گے۔ یہ ایک fix لیبارٹری تو دے نہیں سکتے مگر موبائل لیبارٹری بنانے کا سوچ رہے ہیں۔ اگر دو ہزار سی سی گاڑی پر بھی لیبارٹری بنائی گئی تو خرچہ کسی صورت بھی دو لاکھ روپے مہینہ سے کم نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! اتنی donation تو شاید آپ خود بھی کر دیں۔ اب اسے چھوڑ دیں۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4358 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی۔181 قصور میں ہیڈ مسٹریس، ہیڈ ماسٹر و سائنس لیبارٹریوں کے بغیر سکولوں کی تفصیلات

*4358: شیخ علاؤ الدین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔181 قصور میں کتنے ایسے سکولز ہیں جہاں پر ہیڈ مسٹریس، ہیڈ ماسٹر اور سائنس لیبارٹریاں نہ ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ بالا مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) حلقہ پی پی۔181 میں تمام مردانہ مدارس میں ہیڈ ماسٹر صاحبان باقاعدہ تعینات ہیں تاہم تین زنانہ سکولز ایسے ہیں جہاں ہیڈ مسٹریس کی اسامیاں خالی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(I) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میر کوٹ

(II) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول لہنہ سنگھ والا

(III) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چھانگا مانگا

مندرجہ ذیل دو سکول ایسے ہیں جہاں سائنس لیبارٹریز نہ ہیں۔

(I) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول لہنہ سنگھ والا

(II) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چھانگا مانگا

(ب) جن سکولوں میں سائنس لیب نہ ہیں ان کی تعمیر کے لئے EDO(W&S) کو Rough cost estimate کے لئے تحریر کیا جا چکا ہے۔ ہیڈ ماسٹرز اور ہیڈ مسٹریس کی خالی اسامیوں کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو تحریری اطلاع دے دی گئی ہے۔ عنقریب ہیڈ ماسٹرز اور ہیڈ مسٹریس کی خالی پوسٹوں پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے تعیناتی کر دی جائے گی۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تاہم متعلقہ حلقے کا ایم این اے و ایم پی اے

حکومت کے فراہم کردہ فنڈز میں سے ان سکولوں کو گرانٹ / فنڈز مہیا کرے تو مسئلہ جلد حل ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میر کوٹ، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چھانگا مانگا اور گورنمنٹ گرلز ہائی سکول لہنہ سنگھ والا میں ہیڈ مسٹریس نہیں ہیں۔ میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر ٹیم لیڈر نہیں ہوگا تو کیا سکول چل سکے گا اور کتنے عرصہ سے ہیڈ مسٹریس نہیں ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! ان سکولوں میں ہیڈ مسٹریس کی ریٹائرمنٹ کی وجہ سے یہ سیٹیں خالی ہیں اور اس وقت قائم مقام ہیڈ مسٹریس کام کر رہی ہیں جس کی requisition پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیجی ہوئی ہے۔ وہاں سے جیسے ہی recruit ہو کر آئیں گی تو ہم ان کو مستقل طور پر ہیڈ مسٹریس دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کو نہیں بلکہ سکولوں کو بھیجیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جی، کیا فرما رہے ہیں؟

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔ آپ بھی سمجھ گئے ہیں اس لئے دوبارہ نہ پوچھیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جی، ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے ورنہ منسٹر صاحب پھر کہہ دیتے ہیں کہ شیخ صاحب ہی غلط طرف لے جاتے ہیں حالانکہ بات انہوں نے خود غلط کی ہے اور آپ نے note فرمائی ہے۔ میں آج آپ کا خصوصی طور پر شکر گزار ہوں کہ آج آپ نے ایک مسئلہ کو زبردست rectify کیا ہے۔ میرے دونوں سوالوں میں rough cost estimate کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ کتنا rough cost estimate ہے جو میرے ہی حلقہ میں پورا نہیں ہو رہا یعنی یہ کتنے ارب روپے ہے جس کے متعلق بار بار کہا جا رہا ہے کہ ہم نے estimate بھیج دیا ہے مگر یہ پیسا کیوں نہیں آتا تاکہ کام ہو سکے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں نے پچھلے سوال میں جو notification دکھایا تھا اسی کے حوالے سے ہی اس میں بھی ذکر ہے کیونکہ شیخ صاحب کے حلقہ میں دو

سکول ہیں جن میں سائنس لیبارٹری نہیں ہے۔ (EDO(W&S نے ہی تعمیر کرانا ہوتی ہے اس لئے اُن کو ہی estimate کے لئے بھجوا دیا ہوا ہے جس کا notification میں شیخ صاحب کو بھجوا دیتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں ان سے پوچھ رہا تھا کہ کتنی amount ہے جو میرے حلقہ کو ہی نہیں مل رہی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہم نے 38 سکولوں کا estimate اکٹھا ہی بھجوایا ہوا ہے جس کے notification میں شاید cost بھی mention ہو۔

جناب سپیکر: بعد میں دیکھ لینا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس کی مکمل estimation ابھی نہیں آئی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! انہوں نے یہاں کہا ہے کہ estimate تیار ہے اور متعلقہ EDO کو بھیج دیا گیا ہے جو ریکارڈ پر لے آئیں۔ میرا منسٹر صاحب سے ذاتی طور پر کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن میں اپنے حلقہ کا custodian ہوں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ ہمارے انتہائی سمجھ دار اور قابل ممبر ہیں اس لئے انہیں پتا ہے کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے estimation نہیں کرنی ہوتی بلکہ EDO (W&S) نے کرنی ہوتی ہے۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے لکھ کر (EDO(W&S کو بھیج دیا ہے کہ اس کی estimation کر کے ہمیں بھجوائیں۔ مورخہ 28-02-12 کو ضلع قصور کی 38 لیبارٹریوں کا اکٹھا ہی لکھ کر بھیجا ہے جس کا ابھی تک ہمارے پاس estimate نہیں آیا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کا حلقہ اس میں آتا ہے لہذا آپ جز (ب) خود پڑھ لیں کہ جن سکولوں میں سائنس لیب نہ ہیں ان کی تعمیر کے لئے (EDO(W&S کو rough cost estimate کے لئے تحریر کیا جا چکا ہے۔ اب اگر تحریر کیا جا چکا ہے تو naturally اس میں cost ہی mention ہوگی۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس میں لکھا یہی گیا ہے کہ (EDO(W&S اس کا estimate بنا کر بھیجیں۔ میرے خیال میں شیخ صاحب کو سمجھ آ رہی ہے مگر جان بوجھ کر بات کا بتنگڑ بنا رہے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی ضمنی سوال کر لیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر میں آپ سے مخاطب ہوں لہذا ذرا توجہ فرمائیے گا۔ آپ کے توسط سے میرا وزیر موصوف صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ اگر سپیکر صاحب اور شیخ علاؤالدین صاحب کے حلقوں کے سکولوں میں سائنس لیبارٹریوں کی یہ حالت ہے تو پنجاب کے باقی سکولوں میں کیا صورتحال ہو گی؟ اس کا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: اس میں کسی کی bifurcation نہیں ہوتی۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! سائنس لیبارٹریاں missing facilities میں آتی ہیں اور اس سال تمام missing facilities کا بجٹ ایم پی اے صاحبان کو دیا گیا ہے۔ اگر یہ چاہیں تو missing facilities میں اپنے اپنے حلقوں میں سائنس لیبارٹریاں بنوا سکتے ہیں مگر پھر بھی حکومت یہ چاہ رہی ہے کہ اگلے سال ہائر سکول جن کی تقریباً ایک ہزار کے قریب تعداد ہے وہاں پر state of the art اچھی سائنس لیبارٹریاں بنیں۔ میں نے آپ سے بھی قصور کے حوالے سے عرض کیا تھا کہ اگر 140 میں سے 38 سکولوں میں سائنس لیبارٹریوں کی سہولت میسر نہیں ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ ہمیں امید ہے کہ اگلے مالی سال کے بجٹ میں میسر ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4435 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ورلڈ بنک کے تعاون سے سکولوں کی اپ گریڈیشن کی تفصیلات

*4435: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب حکومت ورلڈ بنک کے تعاون سے سکولز ایجوکیشن پروگرام کے تحت 28- ارب روپے سے زائد رقم خرچ کر رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ورلڈ بنک کے تعاون سے پنجاب کے تمام سکولوں کو اپ گریڈ اور انگلش میڈیم بھی کیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ورلڈ بنک کے تعاون سے پنجاب کے تمام سکولوں کی اپ گریڈیشن کے ساتھ ساتھ ان کے نصاب کو بھی تبدیل کیا جارہا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب حکومت نے ورلڈ بنک کے تعاون سے صوبہ پنجاب میں جولائی 2009 سے ایجوکیشن سیکٹر ریفارم کا تین سالہ پروگرام شروع کیا ہے۔اس پروگرام کے مطابق ورلڈ بنک 400 ملین ڈالر کی Budgetary Support فراہم کر رہا ہے۔

(ب) دیگر سرگرمیوں کے علاوہ اس پروگرام کے تحت سال 2009-10، سال 2010-11 اور سال 2011-12 کے دوران 1482 سکولوں کو اپ گریڈ کرنے کا کام جاری ہے۔ تفصیل منسلکہ گوشوارہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے میں درج ہے مزید برآں صوبہ پنجاب میں تمام سرکاری سکولوں کو مرحلہ وار پروگرام کے تحت انگلش میڈیم کر دیا گیا ہے۔

(ج) پنجاب حکومت موجودہ نصاب کے تحت ہی درسی کتب کو ڈویلپ کر رہی ہے اور فی الحال نصاب میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ 2006 کا قومی نصاب بتدریج لایا جارہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! جز (الف) میں کہا گیا ہے کہ صوبہ پنجاب میں جولائی 2009 سے ایجوکیشن سیکٹر ریفارم کا تین سالہ پروگرام شروع کیا ہے۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب تقریباً تین سال پورے ہونے والے ہیں لہذا اس کا کیا نتیجہ نکلا اور کہاں تک کام ہوا ہے؟ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 1482 سکولوں کو upgrade کرنے کا کام جاری ہے اُن میں سے کتنے سکول upgrade ہو چکے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن) جناب سپیکر! یہ تین سال کا پروگرام تھا اور اس میں تقریباً چار سو ملین کی budgetary support تھی۔ 1482 سکولوں کو upgradation کرنے کا کام جاری ہے اور ان کی تفصیل میرے پاس موجود ہے۔ اس میں تقریباً کام مکمل ہو چکا ہے اور اس میں district wise دیا ہوا ہے کہ کتنا کام مکمل ہو گیا ہے۔ میں یہ تفصیل ان کو دے دیتا ہوں۔ 1428 سکولوں کا upgradation کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرے پہلے ضمنی سوال کا جواب انہوں نے نہیں دیا کہ جو تین سال کا منصوبہ شروع کیا تھا وہ کہاں تک مکمل ہوا اور اس پر کیا کیا کام ہوئے؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہی ہیں کہ نتائج کیا برآمد ہوئے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن) جناب سپیکر! میں اسی کا بتا رہا ہوں کہ 1428 سکول تین سالوں میں مکمل کئے گئے ہیں ان کا تقریباً90 فیصد کام مکمل ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! انہوں نے چار سو ملین ڈالر میں صرف 1482 سکولوں کو upgrade کیا ہے جبکہ جز (ب) میں لکھا ہے کہ دیگر سرگرمیوں کے علاوہ۔ اب منسٹر صاحب یہ جواب دے رہے ہیں کہ صرف upgrade کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن) جناب سپیکر! دیگر سرگرمیوں میں ہم انہی فنڈز میں سے فری ٹیکسٹ بک مہیا کرتے ہیں، girls stipend دیا جاتا ہے وہ بھی اسی میں سے دیا جاتا ہے، grant in aid to school councils دی جاتی ہے، Punjab Education Foundation کو پیسے دیئے جاتے ہیں اور Teachers' incentive کے لئے جو پیسے رکھے گئے ہیں وہ بھی اسی فنڈز میں سے ہیں۔ یہ اس کے مختلف heads ہیں جس میں چار سو ملین ڈالرز خرچ کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کیا حکومت پورے صوبے میں ایک نصاب کو رائج کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ جو مختلف نصاب ہیں ان سے بڑے مسائل پیدا ہو رہے ہیں، کیا حکومت کا ایک ہی نصاب کرنے کا ارادہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن) جناب سپیکر! ہم پانچویں اور آٹھویں کلاس کا امتحان Punjab Examination Commission کے تحت لے رہے ہیں۔ ہمارا uniform education کی طرف قدم ہے اور اس میں اس سال تقریباً95 فیصد کے قریب پنجاب کے پرائیویٹ سکول بھی تھے انہوں نے بھی اس امتحان میں participation کی۔ A level اور O level کی جو

تعلیم دیتے ہیں انشاء اللہ وہ بھی ہمارے اس دائرے میں آجائیں گے۔اس کے علاوہ پچھلے academic session سے جب سے ہم نے پورے پنجاب میں انگلش میڈیم کیا ہے تو اس کی وجہ سے پرائیویٹ سکول ہماری کتابیں اس وقت 70 فیصد سے زیادہ استعمال کر رہے ہیں جو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی printed ہوتی ہیں۔یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ ہم uniform education کی طرف جارہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ اگلے چند سالوں میں ہم اپنا یہ ہدف بھی achieve کر لیں گے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا افضل صاحب!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! جز (الف) میں کہا گیا ہے کہ چار سو ملین ڈالر ورلڈ بنک budgetary support فراہم کر رہا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ قرض ہے جو ہم نے سود کے ساتھ واپس کرنا ہے یا یہ گرانٹ ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن) جناب سپیکر! یہ grant in aid ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال خواجہ عمران نذیر کا ہے۔ خواجہ عمران نذیر، خواجہ عمران نذیر، خواجہ عمران نذیر نہیں ہیں۔۔۔؟ یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال انجینئر قمرالاسلام راجہ کا ہے۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4606 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کلر سیداں راولپنڈی، ڈپٹی ڈی ای او مردانہ / زنانہ کی تقرری کی تفصیلات

*4606: انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا کلر سیداں راولپنڈی میں ڈپٹی ڈی ای او مردانہ اور زنانہ کی اسامیوں کی منظوری دی جا چکی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا حکومت کلر سیداں میں ڈپٹی ڈی ای او مردانہ اور زنانہ کی تقرری کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولزایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جی ہاں! تحصیل کلر سیداں ضلع راولپنڈی میں ڈپٹی ڈی ای او مردانہ اور زنانہ کی منظوری زیر حکم نمبرA–II/540بتاریخ2012-01-26دی جاچکی ہے-کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب) ڈپٹی ڈی ای اوزنانہ تحصیل کلر سیداں کی تعیناتی ہو چکی ہے جبکہ ڈپٹی ڈی ای اومردانہ تحصیل کلر سیداں کی جلد ہی تعیناتی کر دی جائے گی-

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا کلر سیداں راولپنڈی کے لئے ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن مردانہ کے آرڈر بھی کئے جاچکے ہیں، اگر کئے ہیں تو کس کے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن)جناب سپیکر! یہ 2۔مارچ 2012 کو محمد ناظم قمر صاحب سینئر ہیڈماسٹر ہائی سکول کہوٹہ کوایکٹنگ چارج دیا گیاہے۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق باقاعدہ آرڈر بھی ہو چکے ہیں اور یہ چند دن پہلے ہوئے ہیں یہ جواب updateنہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولزایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میرے پاس اس وقت آرڈر کی کاپی بھی ہے اگر یہ دیکھنا چاہیں تو دیکھ سکتے ہیں۔ چار دن پہلے ڈی سی او کے آرڈرز پر ایکٹنگ چارج کے آرڈر کئے گئے ہیں۔ میں اس کی کاپی ان کو فراہم کر رہاہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال حاجی ذوالفقار علی کا ہے۔

سردار ملک جہانزیب وارن: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔ (معزز ممبر نے حاجی ذوالفقار علی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: سوال کا نمبر بولیں۔

سردار ملک جہانزیب وارن: جناب سپیکر! سوال نمبر 4612 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور کے دیہی علاقہ جات میں تعینات ملازمین کو موبلٹی، رورل ایریا الاؤنس کی عطائیگی

***4612: حاجی ذوالفقار علی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور شہر کی حدود میں تعینات ملازمین کو big سٹی الاؤنس مل رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہر سے باہر اسی ضلع کی حدود میں تعینات ملازمین کو big سٹی الاؤنس اور موبلٹی الاؤنس ادا نہیں کیا جاتا ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت دیہی علاقہ جات میں تعینات ملازمین کو موبلٹی الاؤنس اور رورل ایریا الاؤنس دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جی ہاں! بہاولپور شہر کی حدود میں تعینات ملازمین کو big سٹی الاونس مل رہا ہے۔

(ب) بہاولپور شہر سے باہر تعینات ملازمین کو big سٹی الاؤنس نہیں مل رہا لیکن موبلٹی الاؤنس صرف تدریسی ملازمین کو مل رہا ہے۔ دیہاتی ایریا کے سکولوں میں تعینات ملازمین درجہ چہارم و کلیریکل سٹاف کو موبلٹی الاؤنس نہیں مل رہا تھا لیکن اب مورخہ 2011-07-01 سے تمام ملازمین کو کنوینس الاؤنس مل رہا ہے۔

(ج) مورخہ 2011-07-01 سے شہری و دیہاتی علاقوں میں تعینات تمام ملازمین کو کنوینس الاؤنس مل رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سردار ملک جہانزیب وارن: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ج) میں کہا گیا ہے کہ 01-07-2011 سے شہری و دیہاتی علاقوں میں تعینات تمام ملازمین کو conveyance allowance مل رہا ہے اس کی وضاحت فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پہلے rural area اور urban area کے Conveyance Allowance میں فرق تھا۔ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے non gazetted ملازمین کو Conveyance Allowance نہیں ملتا تھا۔01-07-2011 کو گورنمنٹ نے شہری اور دیہاتی علاقوں میں تعینات تمام ملازمین کی Conveyance Allowance کی شرح ایک جیسی کر دی۔اس کے علاوہ TA/DA کا بھی criteria بنا ہوا ہے اسی کے مطابق ان کو دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال انجینئر قمرالاسلام راجہ کا ہے۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4763 ہے۔اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اساتذہ کو دیگر فرائض کی بجاآوری پر معاوضہ کی ادائیگی کی تفصیل

*4763: انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سکول اساتذہ کو ان کے پیشہ ورانہ فرائض سے ہٹ کر ذمہ داریاں تفویض کی جاتی ہیں اگر انہیں علیحدہ سے ان کا معاوضہ دیا جاتا ہے تو اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان فرائض کی انجام دہی کے لئے اساتذہ کو اکثر اوقات سفر بھی کرنا پڑتا ہے، کیا انہیں اس ضمن میں ٹریولنگ الاؤنس یا ڈیلی الاؤنس وغیرہ کی سہولت حاصل ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست ہے کہ سکول اساتذہ کی تعلیمی قابلیت سے استفادہ کرنے کے لئے قومی اہمیت کے دوسرے کاموں مثلاً الیکشن ڈیوٹی، مردم و خانہ شماری، پولیو کے قطرے پلانے وغیرہ میں ان کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ان اضافی کاموں کے لئے اساتذہ کو معاوضہ بھی دیا جاتا ہے ان کاموں کے لئے معاوضہ کی شرح کا مستقل تعین نہ ہے بلکہ معاوضہ بجٹ میں موجود فنڈز کی مناسبت سے ہر activity کے لئے الگ سے طے کیا جاتا ہے جس کی شرح تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

(ب) اس سلسلہ میں سفر طے کرنے کے لئے انہیں ٹریولنگ الاؤنس اور ڈیلی الاؤنس کی سہولت حاصل ہے۔(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے، ابھی کچھ عرصہ پہلے electoral role کا کام ہوا اور اس سے پہلے مردم شماری کا کام ہوا لیکن اساتذہ کو معاوضے وقت پر نہیں دیئے جاتے۔ مردم شماری چونکہ فیڈرل گورنمنٹ کا کام تھا۔ ہماری پنجاب حکومت ڈیوٹی تو لگا دیتی ہے لیکن ان کے معاوضوں کی ادائیگی کو ensure نہیں کرتی۔ electoral role کا کام مکمل ہوئے دو ماہ ہو چکے ہیں لیکن میری اطلاع کے مطابق ابھی تک کم از کم میرے علاقہ میں اساتذہ کو معاوضے کی مکمل ادائیگی نہیں ہو سکی۔ کیا حکومت کوئی ایسا طریق کار اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ جب وفاقی حکومت کا کوئی محکمہ ہمارے پنجاب کے اساتذہ کی ڈیوٹی لگائے تو پہلے سے اس کا schedule of payment اور mode of payment طے کر لیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! تقریباً ہر پانچ سال کے بعد ووٹر لسٹیں بنتی ہیں، مردم شماری ہوتی ہے اور اس کے rates revise کئے جاتے ہیں کیونکہ وہ فیڈرل گورنمنٹ کے محکمے اور وہ خود ہی بتاتے ہیں کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے جو لوگ کام کریں گے ان کو کتنا معاوضہ دیا جائے گا۔ ہمیں فیڈرل سے جیسے جیسے معاوضہ آتا ہے ہم ویسے ویسے آگے لوگوں کو دے دیتے ہیں۔ اِن کی بات بجا ہے کہ کئی دفعہ تاخیر ہوتی ہے مگر چونکہ وہ گورنمنٹ کے محکمے ہیں اس لئے departmental level پر ان سے ہمارے محکمے کی correspondence ہوتی ہے۔ ہماری بھی کوشش ہوتی ہے کہ جیسے ان کی طرف سے معاوضہ آئے اُن کو ادا کر دیا جائے تاکہ کام مکمل ہو۔ مجھے امید ہے کہ اس میں معاملات بہتر ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ کیا اس کا کوئی طریق کار ممکن ہے کہ mode of payment اور schedule of payment کا کچھ طے ہو جائے؟ ریٹ کی تو الگ بات ہے کہ وہ

کم ہے یا زیادہ ہے لیکن کم از کم جو طے ہو وہ تو انہیں بروقت مل جائے۔اس کے لئے چونکہ کوئی طریق کار نہیں ہے اور ان کی صرف ڈیوٹیاں لگا دی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!ان کے ساتھ negotiate کریں اور اس کو transparent بنوائیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر!وہ بالکل transparent ہے مگر جیسے فیڈرل گورنمنٹ سے funding آتی ہے پھر ہی ان کو معاوضہ دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4779 ہے۔اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دیپالپور، پرائمری بوائز و گرلز سکولوں میں کلاسز کا اجراء

*4779: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گاؤں جمال تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں پرائمری بوائز سکول اور پرائمری گرلز سکول کی عمارتیں تو بنی ہوئی ہیں، مگر تاحال کلاسوں کا اجراء نہیں ہوا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان سکولوں میں کلاسز کا جلد از جلد اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) درست ہے۔

(ب) ان دونوں سکولوں میں نئی اسامیوں کی SNE کی منظوری کا کیس فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بتاریخ 12-02-23 کو ارسال کر دیا گیا تھا۔ نئی اسامیوں کی SNE کی منظوری کے بعد ان اسامیوں پر اساتذہ کی تعیناتی کر دی جائے گی۔(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر!اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان دونوں سکولوں کی جو عمارتیں ہیں، جواب میں کہا گیا ہے کہ عمارتیں موجود ہیں لیکن کلاسوں کا اجراء نہیں ہے تو میرا ضمنی

سوال یہ ہے کہ یہ عمارتیں کب سے قائم ہیں اور جب کلاسیں یہاں پر نہیں ہو رہیں تو ان عمارتوں کو کس کام کے لئے استعمال میں لایا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس وقت بوائز پرائمری سکول دیپالپور کی عمارت میں مسجد مکتب سکول چل رہا ہے، وہاں پر 73 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان کے لئے دو ٹیچر provide کئے گئے ہیں۔ مکتب پرائمری سکول میں کلاس تھری تک تعلیم دی جاتی ہے اور اس کے بعد بچے مزید کلاسوں کے لئے 2 کلومیٹر پر واقع ایک اور سکول میں چلے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے پوچھا ہے کہ یہ عمارتیں کب بنیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب منظور احمد وٹو صاحب چیف منسٹر بنے تھے، شاید یہ ان کا حلقہ ہے اور انہوں نے اپنے حلقہ میں بہت سارے سکول بنوائے تھے لیکن ابھی تک وہاں پر SNEs approve نہیں ہوئیں، مگر ہماری حکومت نے ان SNEs کی approval کے لئے نوٹیفکیشن بھجوا دیا ہے جس کی کاپی میرے پاس ہے اور اس سکول میں مسجد مکتب کے تحت کلاسیں جاری ہیں۔ ہم نے گرلز پرائمری سکول اور بوائز سکول کی SNE approval کے لئے بھیج دی ہے اور ہمیں امید ہے کہ اسی ماہ SNE کی approval ہو جائے گی۔ ہماری کوشش ہو گی کہ ان دونوں گرلز اور بوائز سکول میں گرمیوں کی چھٹیوں سے پہلے باقاعدہ کلاسیں شروع ہو جائیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! چلیں، سکول تو منظور وٹو صاحب کے زمانے میں بن گئے لیکن اس حکومت کو آئے ہوئے بھی چار سال ہو گئے۔ مگر جو لیٹر مجھے ملا ہے جس میں انہوں نے approval کے لئے سمری بھیجی ہے وہ پچھلے مہینے کی 23 تاریخ کو بھیجا ہے تو منسٹر صاحب سے میرا سوال ہے کہ کیا چار سال سے ان کے علم میں نہیں تھا یا اگر ان کے علم میں تھا تو انہوں نے action کیوں نہیں لیا کہ بلڈنگ موجود ہے لیکن کلاسیں نہیں ہو رہی ہیں؟

جناب سپیکر: میں اس کا جواب خود بتا سکتا ہوں کہ جہاں پر سکول بنے ہوئے ہیں ان میں سے اکثر جگہوں کا محکمہ تعلیم کو پتا نہیں ہوتا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! بالکل آپ بجا طور جانتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ پھر کہتے ہیں کہ یہ بلڈنگ ہمیں handover ہی نہیں کی گئی لیکن بلڈنگ لینا تو ان کا کام ہے کیونکہ ان کو پتا نہیں ہوتا کہ وہ لوگ کب سے بلڈنگ بنا کر چلے گئے ہیں۔ انہوں نے تو بلڈنگ بنا دی ہے لیکن آگے یہ ان کو سنبھال نہیں پائے ہیں، لوگ تو نیکی کرتے ہیں لیکن یہ کوشش کرتے ہیں کہ اس کو دور کر دیا جائے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جن کا نام میں نے پہلے لیا ہے انہوں نے اس ایریا میں 100 سکول بنائے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے اچھا کیا تھا، اگر کسی نے اچھا کام کر دیا ہے تو اس کو سراہنا چاہئے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! سکول کے لئے ایک criteria ہوتا ہے اس کو meet کر کے بنانا چاہئے لیکن سیاسی بنیاد پر نہیں بنانے چاہئیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ وہ سکول سیاسی بنیادوں پر نہیں بنے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہمیں اپنے حلقوں میں اس طرح سے سکول نہیں بنانے چاہئیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ایسے نہ کہیں، جہاں جہاں سکول بنے ہیں وہاں پر criteria دیکھ کر بنائے گئے ہیں کہ کتنے بچے یہاں سے feed ہو سکتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جی، میں ان کی بات نہیں کر رہا جن کا آپ سمجھ رہے ہیں، میں overall بات کر رہا ہوں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میرے خیال میں جب وہاں پر سکول بنے تو اس وقت یہ 73 بچے بھی نہیں تھے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب میں آگے چل رہا ہوں۔ جی، اگلا سوال محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4833 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سکولز میں انتظار گاہیں بنانے کی تفصیلات

*4833: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت نے تعلیمی اداروں کے سربراہوں کو ایسی کوئی ہدایت جاری کی ہے کہ وہ سکول ہذا کے فنڈز سے سکولوں اور کالجوں میں بچوں کے والدین کے لئے انتظار گاہیں یا عارضی شیڈ بنائیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ہدایات کی کاپی ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) محکمہ تعلیم حکومت پنجاب نے ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کے سربراہان کو مختلف میٹنگز میں زبانی رغبت دی ہے کہ تعلیمی اداروں کے بیرونی دروازوں پر انتظار گاہیں تعمیر کرائیں تاکہ طلباء وطالبات کو لے جانے کے لئے آنے والے والدین موسم کی شدت و برسات سے محفوظ رہ سکیں۔ بہت سے تعلیمی اداروں کے باہر انتظار گاہیں تعمیر کرائی گئی ہیں لیکن فروغ تعلیم فنڈ اس قدر قلیل ہے کہ اس سے انتظار گاہیں تعمیر کرنا مشکل ہے اس لئے اس کا انحصار مقامی مخیر حضرات پر ہے یا محترم ایم پی اے صاحبان اپنے فنڈ سے ایسا کر سکتے ہیں۔

(ب) جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ بہت سے تعلیمی اداروں کے باہر انتظار گاہیں تعمیر کرائی گئی ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2009 سے لے اب تک کتنی تعلیمی اداروں کے باہر انتظار گاہیں بنائی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن) جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے کیونکہ سکولوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور اگر ان کو تفصیل چاہئے تو محترمہ fresh question دے دیں تو ان کو بتا دیا جائے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ویسے بھی انہوں نے سوال کے جواب میں ذکر کیا تھا اس لئے میرا خیال ہے کہ ان کے پاس information ہونی چاہئیں۔ یہ fresh question تو نہیں ہے بلکہ اسی سوال سے متعلقہ ہے تو اس میں میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں جواب میں کہا ہے کہ بہت سے تعلیمی اداروں کے باہر انتظار گاہیں تعمیر کرائی گئی ہیں لیکن فروغ تعلیم فنڈ اس قدر قلیل ہے کہ اس سے انتظار گاہیں تعمیر کرنا مشکل ہے۔ انہوں نے کچھ سکولوں میں تو انتظار گاہیں بنائی ہیں اور کچھ سکولوں میں نہیں بنائیں تو کیا انہوں نے اگلے مالی سال کے بجٹ 13-2012 میں ان انتظار گاہوں کو مکمل کرنے کے لئے کوئی فنڈز رکھے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن) جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کے آخر میں ہم نے لکھا ہے کہ محترم ایم پی ایز صاحبان اپنے فنڈز سے ایسا کر سکتے ہیں اور اس کے لئے خصوصی طور پر کوئی بجٹ نہیں ہے لیکن اگر کسی سکول کی upgradation ہو رہی ہے تو۔۔۔

جناب سپیکر: اگر جن ایم پی ایز صاحبان کو فنڈز نہ ملیں تو وہ کیا کریں گے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! سکولوں میں missing facilities کے فنڈز ایم پی اے صاحبان کے ذریعے اس سال سے خرچ ہو رہے ہیں تو اگلے سال بھی ہوں گے۔ اس کے علاوہ اگر کسی سکول میں upgradation ہو رہی ہے یا نیا سکول بن رہا ہے تو وہاں پر یہ انتظار گاہیں بنائی جا سکتی ہیں۔ ہمارے پورے صوبہ میں تقریباً 60 ہزار سے زیادہ سکول ہیں اس لئے میں نے کہا تھا کہ یہ fresh question کریں تو پھر میں ان کو تفصیل دے سکتا ہوں کہ کن سکولوں میں انتظار گاہیں ہیں اور کن سکولوں میں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ ایم پی ایز صاحبان کے فنڈز سے یہ انتظار گاہیں بنائی جا سکتی ہیں لیکن پھر اپوزیشن کے ایم پی ایز حضرات کیا کریں اور ان کے حلقوں کے سکولوں میں یہ انتظار گاہیں کون بنائے گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! وہاں پر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فنڈز لگا رہی ہے۔

جناب سپیکر: ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا فنڈز وہاں پر لگا دیں گے ؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن) جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہی ایم پی ایز کو فنڈز allocate کرتی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اصل بات یہ ہے کہ اس میں آپ کو ایسا کرنا چاہئے کہ تمام حلقوں میں جہاں پر نمائندگی موجود ہے اور وہ کسی بھی پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں ان کے حلقوں میں خاص طور پر سکولوں کے معاملات میں آپ کو توجہ دینی چاہئے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے خصوصی طور پر منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کروں گی کہ on the floor of the House انہوں نے accept کر لیا ہے کہ جن لوگوں کا اپوزیشن سے تعلق ہے تو ان کو فنڈز لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، .Question Hour is over بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے جائیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن) جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چیچہ وطنی میں درخت کاٹنے کی شکایات

*1125: چودھری محمد ارشد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم کے تعلیمی اداروں میں درخت لگانے کی کوئی پالیسی ہے، اگر ہاں تو کیا لگائے گئے درختوں کا ریکارڈ مرتب کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کسی بھی تعلیمی ادارے سے درخت کاٹنے کے لئے مجاز اتھارٹی سے اجازت لینا ضروری ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو سکول انتظامیہ کس اتھارٹی سے اجازت لیتی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کچہری روڈ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال سے تقریباً 15/10 روز بیشتر بے پناہ درخت کاٹے گئے، دو ٹرالیاں درخت کاٹ کر سکول سے لے جائی گئیں اور دو درختوں کی لکڑی سے بھری ٹرالیاں موقع پر پکڑی گئیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اہلیان علاقہ نے موقع پر درختوں کی لکڑی چوری کراتے ہوئے ہیڈ مسٹریس اور اس کے خاوند جو کہ گورنمنٹ بوائز سکول کا ہیڈ ماسٹر ہے کو پکڑا اور لکڑی سے بھری ٹرالیوں کے ہمراہ پولیس کے حوالہ کیا؟

(ہ) اگر درج بالا جز (ج اور د) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا متعلقہ ہیڈ مسٹریس اور اس کے خاوند کے خلاف کوئی قانونی و محکمانہ کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اگر ہاں تو کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) محکمہ تعلیم میں باقاعدہ پروگرام کے تحت سال میں دوبارہ شجر کاری مہم کے تحت درخت لگائے جاتے ہیں اور لگائے گئے درختوں کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔

(ب) حکومت کے طے شدہ قواعد کے مطابق درختوں کی کٹائی ہو سکتی ہے اور اس کے لئے باقاعدہ طور پر ڈسٹرکٹ فاریسٹ آفیسر کی منظوری درکار ہوتی ہے اور منظوری کے بعد D.F.O کی طرف سے مقرر شدہ کمیٹی کے ذریعے درختوں کو نیلام کر کے رقم سرکاری خزانے میں جمع کروا دی جاتی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اعجازالرحمٰن نامی ایک شخص نے یہ شکایت محکمہ کو ارسال کی تھی جس کی انکوائری کے لئے ای ڈی او ایجوکیشن ساہیوال نے ڈی ای او (سیکنڈری) اور ڈی ای او (ایلیمنٹری زنانہ) ساہیوال پر مشتمل ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دی۔انکوائری کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق متعلقہ سربراہ ادارہ پر الزام ثابت نہ ہوا بلکہ درخواست گزار نے تحریری بیان میں یہ اقرار کیا کہ اس نے درخواست غلط فہمی کی بنیاد پر دی تھی۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔

(ہ) چونکہ انکوائری کمیٹی کی رپورٹ اور درخواست گزار کے اپنے بیان کے مطابق متعلقہ ہیڈ مسٹریس اور اس کے خاوند کے خلاف کوئی الزام ثابت نہ ہوا اس لئے ان کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور میں اساتذہ کو بگ سٹی الاؤنس دیئے جانے کی تفصیلات

*2057: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں قائم بوائز و گرلز ہائی سکولز میں تعینات اساتذہ کو کب سے big city allowance دیا جا رہا ہے؟

(ب) ضلع لاہور میں کتنے ایسے بوائز اور گرلز سکولز ہیں جہاں پر اساتذہ کو big city allowance نہیں دیا جا رہا، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف)

1۔ ضلع لاہور میں ایسے بوائز و گرلز ہائی سکول میں تعینات اساتذہ کو دیگر سرکاری big city allowance بصورت ہاؤس الاؤنس، سواری الاؤنس، سینئر پوسٹ الاؤنس لاہور، لائل پور، ملتان، راولپنڈی کے گزیٹڈ ملازمین کو نوٹیفکیشن نمبر FD-PR-2-2/72(A) مورخہ 17-12-1973 مورخہ 01-08-1873 سے ملنا شروع ہوا۔ نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ بحوالہ لیٹر نمبر FD-PC-21-1/77 مورخہ 16۔05۔1977 انہی اضلاع میں تمام سرکاری ملازمین کو ہاؤس رینٹ الاؤنس بحساب 30 فیصد بنیادی تنخواہ اور دوسرے اضلاع و تحصیل ہیڈ کوارٹر میں 10 فیصد کے حساب سے دیا جانا منظور ہوا۔ اُسی آرڈر کے تحت

لاہور،راولپنڈی کے اضلاع میں بحساب5فیصد بنیادی تنخواہ compensatory allowanceاور کنوینس الاؤنس دینا منظور ہوا۔ نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3۔ بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر FD-SR-1-9-16/81 مورخہ 1981-07-14 انہی اضلاع میں ہاؤس رینٹ45فیصد اور دوسرے اضلاع و تحصیل میں20فیصد دیا جانا منظور کیا گیا۔ نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

4۔ بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر FD-PC-2-1-/87 مورخہ 1987-07-27 مذکورہ چار اضلاع کے علاوہ ہاؤس رینٹ کی شرح دیگر اضلاع میں 1987-07-01 سے 30فیصد کر دی گئی جبکہ موجودہ پنجاب حکومت کی طرف سے 11-07-01 سے کنوینس الاؤنس کی شرح تمام پنجاب میں یکساں کر دی گئی ہے۔ نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایسے سکول جو کارپوریشن کی حدود سے باہر ہیں ان کی تعداد 624 ہے۔(لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)جواب الف میں بیان کیا گیا الاؤنس شہری حدود میں بحساب45فیصد ہاؤس الاؤنس اور دیہی علاقوں میں جو کہ میونسپل حدود سے باہر ہیں30فیصد کی شرح سے دیا جا رہا ہے۔ جولائی2011 سے موجودہ حکومت پنجاب نے کنوینس الاؤنس کی شرح ہر جگہ یکساں کر دی ہے۔نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی پی۔145لاہور گرلز و بوائز سکولوں میں خالی اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3371: **جناب محمد نوید انجم**: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔145 لاہور میں گرلز و بوائز سکولوں میں ٹیچنگ سٹاف کی کس کس گریڈ کی کس کس سکول میں کتنی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ب) ان خالی اسامیوں کو پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں نیز یہ اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف)

i۔ DEO (SE), Lahore Cantt میں2009-07-01 سے اسامیاں خالی پڑی ہیں۔

ii- DEO (M-EE) Lahore Cantt جو کہ پروموشن اور ٹرانسفر کی وجہ سے 2011-07 اور 2001/04 سے خالی پڑی ہیں۔

iii- DEO (W-EE), Lahore Cantt کی دو پوسٹیں 2000 سے خالی پڑی ہیں۔

PTC (BS-09)	PET (BS-14)	EST (BS-14)	SST (Bs-16)	
46	01	32	5	DEO (SE), Cantt
11	0	0	0	DEO (M-EE), Cantt
02	0	0	0	DEO (W-EE), Cantt
59	01	32	05	Total

سکول وار لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بھرتی کا عمل مکمل ہو چکا ہے۔ ایک ماہ کی ٹریننگ کے بعد دو اپریل سے اساتذہ کو سکولوں میں تعینات کر دیا جائے گا۔

پنجاب چلڈرن لائبریری کمپلیکس کا قیام و دیگر تفصیلات

*4480: خواجہ عمران نذیر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب چلڈرن لائبریری کمپلیکس کب معرض وجود میں آیا؟

(ب) جب یہ معرض وجود میں آیا اس میں منظور شدہ گزیٹڈ اسامیوں کی تعداد کتنی تھی اور اب کتنی ہے اگر گزیٹڈ اسامیوں میں وقت اور ضرورت کے مطابق اضافہ نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ان گزیٹڈ اسامیوں پر ترقی اور تقرری کی پالیسی کیا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان گزیٹڈ اسامیوں پر کام کرنے والے ملازمین deputation پر آئے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان اسامیوں پر چلڈرن کمپلیکس میں مستقل بنیادوں پر کام کرنے والے ملازمین کو پروموشن دے کر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) چلڈرن لائبریری کمپلیکس 14- نومبر 1988 کو قائم کیا گیا۔

(ب) جب چلڈرن لائبریری کمپلیکس معرض وجود میں آیا تو اس میں گزیٹڈ اسامیوں کی تعداد صرف ایک تھی۔ اب گزیٹڈ اسامیوں کی تعداد دس ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

گریڈ	اسامیوں کی تعداد
19	01
17	04
16	05

پوسٹوں کی تفصیل نیز ترقی وتقرری کی detail ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) چلڈرن لائبریری کمپلیکس کی گزیٹڈ اسامیوں پر ترقی اور تقرری کی پالیسی موجود ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو اسامیاں ٹیکنیکل نوعیت کی ہیں ان کو چلڈرن کمپلیکس کے بورڈ آف گورنرز نے initial recruitment یا transfer کے ذریعے fill کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔

(د) کچھ اسامیاں جو ٹیکنیکل نوعیت کی ہیں وہ محکمہ تعلیم کی طرف سے بذریعہ transfer، fill کی گئی ہیں۔ اس وقت گریڈ19 کی ایک17 کی 2اور گریڈ16 کی ایک اسامی پر by transfer تقرری کی گئی ہے۔

(ہ) گزیٹڈ اسامیوں پر جن ملازمین کی بذریعہ پروموشن ترقی ہو سکتی تھی ان کو رولز کے مطابق ترقی دی جا چکی ہے اور آئندہ جن ملازمین کی ان اسامیوں پر پروموشن ہو گی ان کو رولز کے مطابق ترقی دی جائے گی۔

ضلع سرگودھا کے سکولوں کی عمارات کی تفصیلات

*4671: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نشان زدہ سوال نمبر1099 جس کا جواب مورخہ 09-10-14 کو ایوان میں دیا گیا، محکمہ نے بتایا کہ ضلع سرگودھا میں 92 سکولوں کی عمارات مکمل ہو چکی ہیں اور ان میں 78 مدارس میں عملہ تعینات ہو چکا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ 63 مدارس میں نہ تو عملہ تعینات ہوا ہے اور نہ ہی ان کی عمارات مکمل ہوئی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں finishing کا کام ادھورا چھوڑ دیا گیا ہے اور ٹھیکیدار کام چھوڑ کر چلا گیا ہے، اگر ہاں تو کیوں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ منصوبہ کے لئے تقریباً4 سال پہلے فنڈز مختص کئے گئے تھے لیکن اس کے باوجود محکمہ کی غفلت اور اہلکاروں کی لاپرواہی سے آج تک نہ صرف کام نامکمل ہے بلکہ الٹا مالی نقصان ہو رہا ہے اگر ہاں تو کیوں؟

(د) محکمہ نے مالی نقصان کے ذمہ دار اہلکاران کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی ہے اور نقصان کا تخمینہ کیا لگایا گیا ہے تاکہ ذمہ دار اہلکاران سے recover کیا جا سکے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع سرگودھا میں 112 سکولوں کی عمارات مکمل ہو چکی ہیں اور محکمہ نے ٹیک اوور کر لی ہیں ان کے بعد پنجاب حکومت نے ایس این ای جاری کر دی ہے (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اِن سکولوں میں ریشنلائزیشن تبادلہ جات اور نئی بھرتی کے ذریعے سٹاف فراہم کر دیا گیا ہے بھرتی شدہ سٹاف کی ٹریننگ جاری ہے اور 2-اپریل 2012 کو بھرتی شدہ اساتذہ اپنے اپنے سکولوں میں رپورٹ کریں گے۔

(ب) جن سکولوں میں عمارات مکمل نہ ہوئی ہیں محکمہ تعمیرات ان پر کام کر رہا ہے اور رواں مالی سال کے دوران تمام زیر تکمیل منصوبوں پر کام مکمل کرنے کا ہدف حاصل کر لیا جائے گا۔

(ج) محکمہ تعمیرات سے متعلقہ ہے۔

(د) محکمہ تعمیرات سے متعلقہ ہے۔

موجودہ دہشت گردی کے پیش نظر اساتذہ و بچوں کو سول ڈیفنس کی ٹریننگ دلوانے کا مسئلہ

*4811: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حالیہ دہشت گردی میں ہٹ لسٹ پر تعلیمی ادارے بھی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ دہشت گردی کے پیش نظر سکولوں کے اساتذہ اور بچوں کو سول ڈیفنس کی ٹریننگ دلوانے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب سے، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست ہے کہ تعلیمی ادارے بھی حالیہ دہشت گردی میں ہٹ لسٹ پر ہیں تاہم حکومتی ہدایت پر محکمہ تعلیم پنجاب نے صوبے کے تمام تعلیمی اداروں کو دہشت گردی کے ممکنہ خطرات سے نمٹنے کے لئے ہدایات دی ہیں اور اساتذہ کو اس ضمن میں ضروری معلومات / تربیت بھی دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ دہشت گردی کے خطرات سے بخوبی آگاہ ہے اس لئے صوبہ بھر کے تعلیمی اداروں کے سربراہوں، اساتذہ اور طلباء کو دہشت گردی سے نمٹنے کے لئے ضروری آگاہی دینے کے لئے تربیتی پروگرام منعقد کئے ہیں۔ تعلیمی اداروں کے باہر سکیورٹی کا انتظام CCTV کیمرہ جات اور Zig Zag رکاوٹیں کھڑی کرنے اور ہمہ وقت چوکیدار / سکیورٹی گارڈ متعین کرنے کی ہدایات دی ہیں جن پر عمل ہو رہا ہے۔

اس سلسلہ میں حکومت پنجاب محکمہ تعلیم نے بحوالہ EDU(E&A)25-7-2009 مورخہ 2009-11-14 کو تفصیلی ہدایات جاری کر رکھی ہیں اور تعلیمی اداروں کو ان پر عملدرآمد کا پابند کیا گیا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سول ڈیفنس کی تربیت بھی تعلیمی اداروں کے پروگرام کا لازمی حصہ ہے۔ یہ تربیت وقتاً فوقتاً سول ڈیفنس کے مقامی ادارے کرتے رہتے ہیں تاہم محکمہ سول ڈیفنس تربیت کا کوئی خصوصی پروگرام تعلیمی اداروں کے لئے ترتیب دینا چاہتا ہے تو محکمہ تعلیم اس کی حوصلہ افزائی کرے گا۔

ضلع سرگودھا میں سکولوں کی عمارات کی تکمیل و دیگر تفصیلات

*4898: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں گزشتہ چار سال میں کتنے سکولوں کی عمارات مکمل ہو چکی ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کتنے سکولوں میں اساتذہ اور دیگر عملہ تعینات کر دیا گیا ہے؟

(ج) کتنے سکولوں میں باقاعدہ تعلیم کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع سرگودھا میں گزشتہ چار سال میں 99 سکولوں کی عمارات مکمل ہو چکی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 53 سکولوں میں اساتذہ اور دیگر عملہ تعینات کر دیا گیا ہے۔

(ج) 78 سکولوں میں مستقل یا عارضی بنیادوں پر عملہ کی تعیناتی کر کے باقاعدہ تعلیم کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔

پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن کی تفصیلات

*4963: چوہدری محمد اسد اللہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن وغیرہ کے قوانین پر نظر ثانی کے لئے ٹاسک فورس تشکیل دی ہے اگر ہاں تو اس نے آج تک کیا کیا اقدامات اٹھائے، ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

- حکومت نے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن کے قوانین پر نظر ثانی کرنے اور انہیں مؤثر بنانے کے لئے جناب راجہ محمد انور، چیئرمین چیف منسٹر ٹاسک فورس ایلیمنٹری ایجوکیشن کی سربراہی میں ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ اس کمیٹی نے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے مسائل اور موجودہ قوانین کا جائزہ لینے کے بعد حکومت کو ابتدائی سفارشات پیش کی تھیں۔
- حکومت چاہتی ہے کہ قوانین کو پرائیویٹ سیکٹر کے لئے آسان بنایا جائے۔ اس سلسلہ میں حکومت پنجاب نے ماہرین اور دانشوروں پر مشتمل ایک ایجوکیشن کمیٹی تشکیل دی ہے تاکہ پرائیویٹ سکولوں کے بارے میں ایک جامع قانون وضع کیا جا سکے۔ اس مقصد کے لئے حکومت پنجاب نے مختلف اخبارات میں اشتہار بھی دیئے ہیں۔ تاکہ عوام الناس کی آراء بھی اس میں شامل کی جا سکیں۔ اشتہارات کی کاپیاں (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع چنیوٹ میں ایگزیکٹو آفیسرز کی اسامیاں و دیگر تفصیلات

*5123: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع چنیوٹ اور اس کی تمام تحصیل ہیڈ کوارٹرز پر محکمہ تعلیم میں ایگزیکٹو آفیسرز کی کتنی اسامیاں ہیں اور ان پر کون کون تعینات ہیں اور ان تمام کے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) محکمہ تعلیم ضلع چنیوٹ کے کتنے آفیسرز کو گاڑی entitled ہے؟

(ج) محکمہ تعلیم ضلع چنیوٹ کے پاس کل کتنی گاڑیاں ہیں، کس کس آفیسر کے زیر استعمال ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع چنیوٹ اور اس کی تحصیلوں میں محکمہ تعلیم کی 10 انتظامی افسران کی اسامیاں ہیں اور ان کے نام درج ذیل ہیں:۔

1۔ اشرف علی ہرل EDO (EDU) Chiniot ایجوکیشن کمپلیکس چنیوٹ
2۔ محمد امین بھٹی DEO (SE) Chiniot ایجوکیشن کمپلیکس چنیوٹ

3- ظفر عباس ریحان DEO (M-EE) Chiniot ایجوکیشن کمپلیکس چنیوٹ
4- مسز مہناز رفیع DEO (W-EE) Chiniot ایجوکیشن کمپلیکس چنیوٹ
5- سردار علی Dy. DEO(M-EE) Chiniot گورنمنٹ P/S M.C جدید نمبر 1
6- غلام شبیر رجوکہ Dy. DEO (M-EE) Lalian گورنمنٹ P/S لالیاں نمبر 1
7- شاہد افضال گیلانی Dy. DEO (M-EE) Bhowana گورنمنٹ P/S نمبر 1 بھوانہ
8- مسز رفعت فردوس Dy. DEO (W-EE) Chiniot گورنمنٹ گرلز H/S چنیوٹ
9- مسز میمونہ جبیں Dy. DEO (W-EE) Lalian گورنمنٹ گرلز E/S لالیاں نمبر 1
10- مسز ذکیہ نسرین Dy. DEO (W-EE) Bhowana گورنمنٹ گرلز P/S بھوانہ

(ب) محکمہ تعلیم ضلع چنیوٹ کے افسران جن کو گاڑیاں entitle ہیں۔

1- EDO (Edu) Chiniot
2- DEO (SE) Chiniot
3- DEO (M-EE) Chiniot
4- DEO (W-EE) Chiniot
5- Dy. DEO (M-EE) Chiniot
6- Dy. DEO (M-EE) Lalian
7- Dy. DEO (M-EE) Bhowana
8- Dy. DEO (W-EE) Chiniot
9- Dy. DEO (W-EE) Lalian
10- Dy. DEO (W-EE) Bhowana

(ج) محکمہ تعلیم ضلع چنیوٹ کے پاس جو گاڑیاں ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

1-	EDO (Edu) Chiniot	CT: 113 (Suzuki Liana)
2-	DEO (SE) Chiniot	CT: 114 (Suzuki Cultus)
3-	DEO (M-EE) Chiniot	CT: 134 (Suzuki Cultus)
4-	DEO (W-EE) Chiniot	CT: 127 (Suzuki Cultus)
5-	Dy. DEO(M-EE) Chiniot	JG: 2472 (Jeep)
6-	Dy. DEO (M-EE) Lalian	JG: 9637 (Jeep)

ضلع خانیوال، ایجوکیٹرز کی بھرتی کی تفصیلات

*5144: جناب محمد جمیل شاہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خانیوال میں اکتوبر نومبر 2009 میں ایجوکیٹرز کی بھرتی کی گئی ہے اگر ہاں تو کتنے افراد کو کس کس گریڈ اور اسامی پر بھرتی کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ایجوکیٹرز کی بھرتی سے قبل اخبارات میں اسامیاں مشتہر کی گئی تھیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب ان مشتہر کردہ اسامیوں پر بھرتی کی گئی تو پتا چلا کہ کچھ اسامیاں خالی نہ ہیں بلکہ ان پر پہلے سے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) اگر ایسا ہے تو ایسے کتنے کیسز سامنے آئے ہیں ان کے نام، ولدیت اور پتاجات بتائیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان نئے بھرتی کردہ افراد کی ایڈجسٹمنٹ کے لئے پہلے سے کام کرنے والے ملازمین کو ٹرانسفر کرنا پڑا اگر ہاں تو کتنے افراد کو ٹرانسفر کیا گیا اور کس کس جگہ ٹرانسفر کیا گیا؟

(و) ابھی تک کتنے نئے بھرتی شدہ ایجوکیٹرز کی ایڈجسٹمنٹ نہ ہو سکی ہے اور ان کی ایڈجسٹمنٹ نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں نیز کب تک ان کی ایڈجسٹمنٹ ہو جائے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع خانیوال میں روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 08-10-05 میں ایجوکیٹرز کی اسامیاں مشتہر کی گئیں اور ان اسامیوں پر مختلف سکیلز میں 2009 میں بھرتی عمل میں آئی۔ اخبارات اشتہار میں مشتہر شدہ اسامیوں کی گریڈ وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

عہدہ	کیٹیگری	گریڈ	مردانہ	زنانہ
1۔ای ایس ای		9	125	129
2۔ایس ای ایس ای	(سائنس)	14	45	32
3۔ایس ای ایس ای	(آرٹس)	14	99	94
4۔ایس ای ایس ای	(او۔ٹی)	14	17	32
5۔ایس ای ایس ای	(ڈرائنگ)	14	13	20
6۔ایس ای ایس ای	(فزیکل)	14	57	129
7۔ایس ای ایس ای	(عربی)	14	43	40
8۔ایس ایس ای	(کمپیوٹر سائنس)	16	97	38
9۔ایس ایس ای	(انگلش)	16	01	00
10۔ایس ایس ای	(آرٹس)	16	64	89
11۔ایس ایس ای	(ریاضی)	16	12	09
12۔ایس ایس ای	(سائنس)	16	24	22
میزان			597	1231 = 634

اخبار میں مشتہر شدہ اسامیوں پر تقرری کی تفصیل درج ذیل ہے:

عہدہ	کیٹیگری	گریڈ	مردانہ	زنانہ
1۔ای ایس ای		9	125	129
2۔ایس ای ایس ای	(سائنس)	14	44	32
3۔ایس ای ایس ای	(آرٹس)	14	99	94
4۔ایس ای ایس ای	(او۔ٹی)	14	10	09
5۔ایس ای ایس ای	(ڈرائنگ)	14	01	05
6۔ایس ای ایس ای	(فزیکل)	14	12	36
7۔ایس ای ایس ای	(عربی)	14	43	40
8۔ایس ایس ای	(کمپیوٹر سائنس)	16	89	33
9۔ایس ایس ای	(انگلش)	16	01	00
10۔ایس ایس ای	(آرٹس)	16	64	89
11۔ایس ایس ای	(ریاضی)	16	12	09
12۔ایس ایس ای	(سائنس)	16	24	22
میزان			524	1022 = 498

معذور کوٹا اور اوپن میرٹ کی جو اسامیاں مطلوبہ تعلیمی قابلیت کے حامل امیدوار میسر نہ ہونے کی بناء پر بھرتی نہ ہو سکی ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

تعداد اسامیاں معذور کوٹا:	09
ایس ای ایس ای (اورینٹل)	29
ایس ای ایس ای (آرٹ اینڈ کرافٹ)	27
ایس ایس ای (کمپیوٹر سائنس):	10
ایس ای ایس ای (فزیکل)	134
ٹوٹل:	209

(ب) درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ جب ان مشتہر اسامیوں پر بھرتی کی گئی تو معلوم ہوا کہ مندرجہ ذیل تین اسامیاں مختلف کیٹیگریز کی ایسی ہیں جن پر پہلے سے ملازمین کام کر رہے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ ای ایس ای، گورنمنٹ گرلز مڈل سکول 14/9-R

2۔ ای ایس ای، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 67/15-L

3۔ ایس ای ایس ای (عربی) گورنمنٹ گرلز مڈل سکول الہ آباد

(د) ان کیسز کی پڑتال کرنے کے بعد مندرجہ ذیل تین افراد کے نام سامنے آئے جو اسامیاں خالی نہ ہونے کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے۔

1۔ مسماۃ نادرہ بیگم دختر افتخار احمد، ای ایس ای، گورنمنٹ گرلز مڈل سکول R-9/14

2۔ عابدہ نسرین دختر محمد صالح، ای ایس ای، گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول L-15/67

3۔ شمائلہ گل دختر حاجی عبداللہ، ایس ای ایس ای (عربی) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول الہ آباد (قدیم) کبیر والا

(ہ) ہاں یہ درست ہے کہ ان مندرجہ ذیل دو افراد کو جو پہلے سے مشتہر شدہ اسامیوں پر کام کر رہے تھے، نئے بھرتی ہونے والے افراد کی ایڈجسٹمنٹ کے لئے ٹرانسفر کرنا پڑا۔ تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ ساجدہ پروین، ای ایس ای، گورنمنٹ گرلز مڈل سکول R-9/14 کو گورنمنٹ گرلز حسن ماڈل پرائمری سکول خانیوال میں تبدیل کیا گیا۔ نقل احکام ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ مسماۃ صفیہ بی بی، ای ایس ای، گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول L-15/67 کو گورنمنٹ گرلز پرائمری L-15/86 میں تبدیل کیا گیا۔ نقل احکام ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ابھی تک نئے بھرتی شدہ ایجوکیٹرز میں سے ایک ایجوکیٹر مسماۃ شمائلہ گل، ایس ای ایس ای (عربی) کی ایڈجسٹمنٹ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول الہ آباد میں اسامی خالی نہ ہونے کی بناء پر نہ ہو سکی جبکہ اسی دوران مسماۃ طیبہ عبدالحق دختر عبدالحق امیدوار ایس ای ایس ای (عربی) نے بذریعہ رٹ پٹیشن نمبر 15925/2009 معزز عدالت عالیہ ملتان بنچ ملتان میں ایس ای ایس ای (عربی) کی ریکروٹمنٹ کو چیلنج کیا جس پر معزز عدالت عالیہ نے مذکورہ بھرتی کالعدم قرار دے کر نیا اشتہار دینے کی ہدایت کی۔ محکمہ اور دیگر متاثرہ فریقین نے اس فیصلہ کے خلاف انٹر کورٹ اپیل (آئی سی اے) نمبر 27 دائر کی جس میں بھی عدالت عالیہ نے وہی فیصلہ برقرار رکھا جس پر عملدرآمد کرتے ہوئے محکمہ نے مورخہ 2011-05-25 کو دوبارہ انہی اسامیوں کے لئے اشتہار دے دیا جبکہ متاثرہ فریقین نے اس حکم کے خلاف سول پٹیشن فار لیو ٹو اپیل (سی پی ایل اے) نمبر 833/2010 عدالت عظمیٰ میں دائر کی جس میں عدالت عظمیٰ نے یہ اپیل از سر نو جائزہ لینے کے لئے واپس معزز عدالت عالیہ ملتان بنچ میں بھیج دی۔ مذکورہ انٹر کورٹ اپیل (آئی سی اے) ابھی تک معزز عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہے تاحال عدالتی فیصلہ نہ ہونے کی بناء پر مسماۃ شمائلہ گل ایس ای ایس ای (عربی)

کی ایڈجسٹمنٹ نہ ہو سکی۔ مزید اقدامات عدالت عالیہ کے حکم کی روشنی میں کئے جائیں گے۔(تمام متعلقہ دستاویزات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)

کرسچیئن کمیونٹی سکولز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5198:جناب محمد حفیظ اختر چودھری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور اور ساہیوال میں کرسچیئن کمیونٹی کے کل کتنے سکولوں کو کب حکومت کی تحویل میں لیا گیا تھا ان کو سرکاری تحویل میں لینے کی وجوہات کیا تھیں؟

(ب) اس وقت کتنے سکول حکومت کے پاس ہیں اور کتنے متعلقہ افراد کو واپس کر دیئے گئے ہیں، ان سکولوں کے نام اور ان کو واپس کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) جن سکولوں کو واپس کیا گیا ہے ان میں تعینات سٹاف کو شفٹ کرنے کی حکومت کی کیا پالیسی ہے، کتنے سٹاف کو ابھی تک ان کی خواہش کے مطابق سرکاری سکولوں میں شفٹ نہیں کیا گیا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) ڈسٹرکٹ لاہور میں کرسچیئن کمیونٹی کے دس سکولوں کو مارشل لاء ریگولیشن نمبر 118 کے تحت یکم اکتوبر 1972 کو قومی تحویل میں لیا گیا۔ سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

1۔ گورنمنٹ کرسچیئن ہائی سکول رنگ محل لاہور۔
2۔ گورنمنٹ سینٹ فرانسس ہائی سکول انار کلی لاہور۔
3۔ گورنمنٹ کرسچیئن انسٹیٹیوٹ رائیونڈ لاہور
4۔ گورنمنٹ ڈان باسکو ہائی سکول ایمپریس روڈ لاہور
5۔ گورنمنٹ سیکرڈ ہارٹ ہائی سکول ریگل چوک لاہور۔
6۔ گورنمنٹ لوسی ہیرسن ہائی سکول وارث روڈ لاہور
7۔ گورنمنٹ سینٹ جوزف ہائی سکول لاہور کینٹ
8۔ گورنمنٹ ایف سی گرلز پرائمری سکول فیروز پور روڈ لاہور
9۔ گورنمنٹ سینٹ جوزف گرلز مڈل سکول لاہور
10۔ گورنمنٹ سینٹ لارنس پرائمری سکول نواز شریف کالونی گلبرگ ٹاؤن لاہور۔

ڈسٹرکٹ ساہیوال میں سات مشنری سکولوں کو 1972-10-01 سے قومی تحویل میں لیا گیا تھا۔

(ب) ڈسٹرکٹ لاہور میں اس وقت چار سکول حکومت کی تحویل میں ہیں اور چھ سکول متعلقہ اداروں کو واپس کر دیئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ گورنمنٹ کرسچیئن انسٹیٹیوٹ رائیونڈ لاہور
2۔ گورنمنٹ ڈان باسکو ہائی سکول ایمپریس روڈ لاہور
3۔ گورنمنٹ سیکرڈ ہارٹ ہائی سکول ریگل چوک لاہور۔
4۔ گورنمنٹ لوسی ہیرسن ہائی سکول وارث روڈ لاہور
5۔ گورنمنٹ سینٹ جوزف ہائی سکول لاہور کینٹ
6۔ گورنمنٹ سینٹ جوزف گرلز مڈل سکول اتھارٹن روڈ لاہور

گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق مشنری اور نیشنلائزڈ ادارے سابق انتظامیہ کے کنٹرول میں دے دیئے گئے تھے۔

ڈسٹرکٹ ساہیوال پانچ سکول حکومت کے پاس ہیں جبکہ درج ذیل دو سکول مشنری کو واپس کر دیئے ہیں۔

1۔ بوائز مشن پرائمری سکول چیچہ وطنی
2۔ مشن گرلز ہائی سکول ساہیوال

(ج) ڈسٹرکٹ لاہور:

ان سکولوں کے سٹاف کو مختلف سکولوں میں شفٹ کر دیا گیا ہے۔ گورنمنٹ پالیسی کے تحت ایک سال کی تنخواہ سکول واپس لینے والے ادارہ/انتظامیہ نے حکومت کے خزانہ میں ایڈوانس جمع کروانی ہوتی تھی اور پھر ادارہ کا انتظام حوالہ کیا جاتا تھا۔ ایک سال کے اندر جملہ سٹاف کو دیگر سرکاری اداروں میں ٹرانسفر کر دیا گیا تھا۔

ڈسٹرکٹ ساہیوال:

حکومت پنجاب نے گرلز اسلامیہ ہائی سکول کے نام سے نیا سکول جاری کر دیا ہے۔ تمام عملہ اس سکول میں ایڈجسٹ کر دیا گیا جبکہ مشن پرائمری سکول چیچہ وطنی کا عملہ بھی نزدیکی سکولوں میں خالی اسامیوں پر ایڈجسٹ کر دیا گیا ہے۔

ضلع رحیم یار خان، پرائمری، مڈل، ہائی سکولوں کی عمارات میں توسیع و دیگر تفصیلات

*5215: میاں شفیع محمد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال06-2005 اور08-2007 میں ضلع رحیم یار خان میں سکولوں میں بلڈنگز کی توسیع، تعمیر و مرمت اور فراہمی فرنیچر کی مد میں کتنا فنڈ مختص کیا گیا؟

(ب) 08-2007اور09-2008کے بجٹ میں اس مد میں مذکورہ بالا ضلع میں کتنا فنڈ مختص کیا گیا؟

(ج) گزشتہ تین سال میں مذکورہ ضلع کے کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں عمارات میں توسیع، چار دیواری اور باتھ رومز تعمیر کئے گئے، علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) ضلع کے کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں سٹاف کی کمی ہے، عہدہ وار تفصیل فراہم کی جائے اور حکومت اس کمی کو پورا کرنے کے لئے کیااقدامات اٹھارہی ہے؟

وزیر سکولزایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) سال06-2005 میں رحیم یار خان سکولوں میں بلڈنگ کی توسیع تعمیر و مرمت اور فراہمی فرنیچر کی مد میں فنڈز مختص نہیں کئے گئے اور سال08-2007 میں ESR Phase-IV کے ذریعے134.432 ملین روپے رحیم یارخان میں سکولوں میں بلڈنگز کی توسیع تعمیر و مرمت اور فرنیچر فراہمی کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) 08-2007اور09-2008 کے ضلعی بجٹ میں اس مد میں ضلع ہذا میں فنڈز مختص نہیں کئے گئے تاہم سال09-2008 میںESR کے تحت84,025 ملین روپے کے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) گزشتہ تین سال میں مذکورہ ضلع میں درج ذیل تفصیل کے مطابق پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں عمارات میں توسیع، چار دیواری اور باتھ رومز تعمیر کئے گئے ہیں۔

سال	باتھ روم	توسیع اضافی کمرے	چار دیواری
2008-09	57	51	52
2009-10	26	48	38
2010-11	57	66	99
کل میزان	140	165	189

(د) ضلع ہذا میں تمام سکولز میں1072اسامیاں مشتہر کر دی گئی تھیں۔خالی اسامیوں پر بھرتی کا عمل مکمل ہو چکا ہے۔ایک ماہ کی ٹریننگ کے بعد اساتذہ خالی اسامیوں پر2-اپریل سے کام شروع کر دیں گے۔

صوبہ میں دانش سکول کھولنے کی تفصیلات

*5216: میاں شفیع محمد: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ پنجاب میں دانش سکول اور سنٹر آف ایکسی لینس کھولنے کاارادہ کیاہے،ان کی تعداد کیاہے؟

(ب) اب تک اس پروگرام پر کس حدتک عملدرآمد ہواہےاور یہ عمل کب تک مکمل ہو جائے گا؟

(ج) مذکورہ بالاسکول ضلع کی سطح پر کھولے جائیں گے یا تحصیل کی سطح پر،ان کا فنکشن اور معیار کیا ہوگا، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پہلے فیز میں 14 دانش سکول قائم کئے جارہے ہیں اور 8 سنٹر آف ایکسی لینس تعمیر کئے جارہے ہیں۔

(ب) پہلے فیز میں 14 دانش سکول قائم کئے جارہے ہیں جن میں مندرجہ ذیل چھ سکول تعمیر ہو چکے ہیں اور گزشتہ دو سالوں سے آپریشنل ہیں۔

1- دانش سکول برائے طلباء، رحیم یارخان، ضلع رحیم یارخان
2- دانش سکول برائے طالبات، رحیم یارخان، ضلع رحیم یارخان
3- دانش سکول برائے طلباء حاصل پور ضلع بہاولپور
4- دانش سکول برائے طالبات، حاصل پور ضلع بہاولپور
5- دانش سکول برائے طلباء چشتیاں، ضلع بہاولنگر
6- دانش سکول برائے طالبات، چشتیاں، ضلع بہاولنگر

مندرجہ ذیل آٹھ سکولز زیر تعمیر ہیں۔زیر تعمیر سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- دانش سکول برائے طلباء، جنڈ، ضلع اٹک
2- دانش سکول برائے طالبات، جنڈ، ضلع اٹک
3- دانش سکول برائے طلباء، ہرنولی، ضلع میانوالی
4- دانش سکول برائے طالبات، ہرنولی، ضلع میانوالی
5- دانش سکول برائے طلباء، فاضل پور، ضلع راجن پور
6- دانش سکول برائے طالبات، فاضل پور، ضلع راجن پور
7- دانش سکول برائے طلباء، ڈی جی خان، ضلع ڈی جی خان
8- دانش سکول برائے طالبات، ڈی جی خان، ضلع ڈی جی خان

تمام زیر تعمیر دانش سکول رواں سال جون کے مہینے تک مکمل ہونے کی توقع ہے۔
علاوہ ازیں درج ذیل آٹھ سکولوں کو بطور سنٹر آف ایکسی لینس تعمیر کیا جارہا ہے۔

1- گورنمنٹ بوائز ہائی سکول نمبر 1، ڈی جی خان
2- گورنمنٹ گرلز سنٹرل ماڈل ہائی سکول، ڈی جی خان
3- گورنمنٹ بوائز ہائی سکول، مظفر گڑھ
4- گورنمنٹ گرلز نارمل ہائی سکول، مظفر گڑھ
5- گورنمنٹ بوائز پائلٹ سیکنڈری سکول، سیالکوٹ
6- گورنمنٹ گرلز لیڈی اینڈرسن ہائی سکول، سیالکوٹ
7- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر 1، حافظ آباد
8- گورنمنٹ بوائز ہائی سکول، جڑانوالہ

تمام سکول رواں سال جون کے مہینے تک مکمل ہونے کی توقع ہے۔

(ج) دانش سکول صرف ضرورت کے تحت منتخب کئے جائیں گے جبکہ سنٹر آف ایکسی لینس پہلے مرحلے میں ہر ضلع کی سطح پر upgrade کئے جائیں گے۔ دانش سکول صرف غریب ترین ماں باپ کے بچوں کے لئے مکمل رہائشی سہولتوں کے ساتھ مفت تعلیم کے لئے بنائے جارہے ہیں اور سنٹر آف ایکسی لینس موجودہ منتخب سکولوں میں معیار تعلیم بہتر کرنے کے لئے سہولتوں کی فراہمی کے لئے ہیں۔

سرگودھا۔ گورنمنٹ پرائمری سکول چک تارا سنگھ کے ٹیچرز و ہیڈ ماسٹر کی بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*5229: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ پرائمری سکول چک تارا سنگھ تھانہ میانی ضلع سرگودھا میں کتنے ٹیچرز کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سکول ہذا میں بچے اور بچیاں اکٹھے تعلیم حاصل کرتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول میں تعینات ٹیچرز کے خلاف اہلیان دیہہ نے درخواست دی تھی کہ ان کا بچیوں کے ساتھ رویہ درست نہ ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہیڈ ماسٹر و دیگر ٹیچرز پڑھائی کی بجائے بچیوں سے اپنے گھر کے کام کرواتے ہیں جس سے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی ہو رہی ہے؟

(ہ) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سکول کے ذمہ دار ہیڈ ماسٹر اور دیگر ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) گورنمنٹ پرائمری سکول چک تارا سنگھ میں ایک ٹیچر کام کر رہا ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سکول ہذا میں بچے اور بچیاں اکٹھے تعلیم حاصل کرتے ہیں کیونکہ دیہہ ہذا میں بچیوں کا پرائمری سکول نہ ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے اور اہلیان دیہہ نے آج تک مدرس کے خلاف درخواست نہ دی ہے نیز ٹیچرز کا رویہ بچیوں کے ساتھ درست ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ نیز ٹیچر مذکورہ نے آج تک بچیوں سے اپنے گھریلو کام نہ کروائے۔

(ہ) جواب جزہائے بالا کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

ملٹری فارمز ہائی سکول اوکاڑہ کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دینے کا معاملہ

*5268: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرائمری ملٹری فارمز سکول اوکاڑہ 4۔ مئی 1920 کو قیام پذیر ہوا جسے بہترین کارکردگی پر 1951 میں مڈل اور 1962 میں ہائی سکول کا درجہ دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول کی چار دیواری مکمل ہو سکی اور نہ ہی کمروں کی تعمیر ہوئی صرف 20 اساتذہ اور ایک سینئر ہیڈ ماسٹر کے ساتھ اس وقت طلباء کی تعداد ایک ہزار ہو چکی ہے؟

(ج) کیا حکومت سکول ہذا کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دیکر نئی عمارت، ہال کمرہ برائے امتحانات، چار دیواری اور طلباء تعداد کی مناسبت سے سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) درست ہے۔

(ب) چار دیواری نامکمل ہے اور کمروں کی تعداد ناکافی ہے، اساتذہ کی تعداد مناسب ہے۔ تاہم 2012 کی ریکروٹمنٹ میں SSE انگریزی کی ایک اور SESE کی 2 اساتذہ کی تقرری کی گئی ہے۔

(ج) سکول ہذا شہری حدود سے تقریباً ایک کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے اور اس حدود میں ایک بوائز کالج بھی ہے۔ فی الحال حکومت کا اس سکول کو اپ گریڈ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔
عمارت کی تعمیر اور اکیڈمک بلاک کی چار دیواری کا تخمینہ تقریباً 6 کروڑ ہے تاہم سکول ہذا اوکاڑہ کینٹ کے اندر ہے اور مرکزی حکومت محکمہ دفاع کی ملکیت ہے اور زمین 99 سالہ لیز پر ہے priority کی بنیاد پر اور فنڈز کی فراہمی پر اس سکول کے درج بالا مسائل حل کر دیئے جائیں گے۔

پی پی-233، وہاڑی بوائز و گرلز پرائمری سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5294: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-233 وہاڑی میں کتنے بوائز و گرلز پرائمری سکول ہیں؟

(ب) کیا حکومت نے ان سکولوں کا سروے کروایا ہے کہ ان میں کون کون سی missing facilities ہیں، تفصیل سکول وار بتائیں؟

(ج) موجودہ مالی سال 10-2009 کے دوران کس کس سکول میں missing facilities فراہم کی جا رہی ہیں اور ان پر کتنی رقم خرچ کی جا رہی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) پی پی-233 میں بوائز و گرلز پرائمری سکولوں کی تعداد 70 ہے۔
تفصیل درج ذیل ہے:-

گرلز پرائمری سکول	37
بوائز پرائمری سکول	33

(ب) سروے کرنے کے بعد missing facilities سکول وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) موجودہ مالی سال 10-2009 کے دوران PMIU کی طرف سے جائنٹ سروے most needy سکولز حلقہ پی پی-233 میں گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول 187/EB میں 2.653 ملین روپے کی missing facilities دو کمرہ جات، چار دیواری، گیٹ اور گیٹ پلرز،

ٹائلٹ بلاک، پانی کی سہولت، واک وے اور پرانی بلڈنگ کی renovation فراہم کی گئی ہیں۔

سال2009،ڈرائنگ ماسٹرز کی بھرتی کی تفصیلات

*5471: چودھری عرفان الدین: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2009 کے آخر میں محکمہ نے ڈرائنگ ماسٹرز کی بھرتی کی ہے جس میں بی اے اور ایک سالہ ڈپلومہ برائے آرٹ اینڈ کرافٹ کی شرط رکھی گئی ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ بھرتی میں ٹیکنیکل بورڈ سے تین سالہ ڈپلومہ ہولڈرز کی بجائے ایک سالہ ڈپلومہ ہولڈرز کو ترجیح دیتے ہوئے بھرتی کر لیا گیا ہے اور تین سالہ ڈپلومہ ہولڈرز کو نظرانداز کر دیا گیا ہے ؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ڈرائنگ ماسٹرز کی موجودہ پالیسی کو تبدیل کر کے ایک سالہ ڈپلومہ ہولڈرز کی بجائے تین سالہ ڈپلومہ ہولڈرز جو بہتر سکلڈ کے حامل افراد ہیں کو بھرتی کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر سکولزایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جی ہاں! درست ہے۔ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسرز (ایجوکیشن) پنجاب کی رپورٹ کے مطابق 2009 کے آخر میں محکمہ نے ڈرائنگ ماسٹرز کی بھرتی کی ہے جس میں اس پوسٹ کے سروس رولزاور محکمہ کی بھرتی پالیسی کے مطابق ضروری تعلیم آرٹ اینڈ کرافٹ تھی۔

(ب) درست نہ ہے۔ موجودہ بھرتی پالیسی 09-2008 کے تحت ڈی ایم کی بنیادی تعلیمی قابلیت بی اے مع ایک سالہ ڈپلومہ آرٹ اینڈ کرافٹ یا ایم اے فائن آرٹ ہے تین سالہ ڈپلومہ ٹیکنیکل بورڈ سے حاصل شدہ کا ذکر نہ ہے۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔تین سالہ ڈپلومہ ہولڈرز ایف ایس سی کے برابر ہیں انہوں نے آرٹ اینڈ کرافٹ کا ڈپلومہ نہیں کیا ہوتا جبکہ بی اے مع ایک سالہ ڈپلومہ آرٹ اینڈ کرافٹ کے حامل امیدوار، تین سالہ ڈپلومہ رکھنے والے امیدواروں سے زیادہ تعلیمی قابلیت کے حامل ہوتے ہیں اسی لئے گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ڈی ایم کی بھرتی کے لئے تین سالہ ڈپلومہ ہولڈرز کو زیر غور نہیں لایا جا سکتا۔

(ج) جواب جز(ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے اور ایک نہایت ہی اہم سوال ہے کیونکہ وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے تو کیا rule 61 کے تحت میں اُن کے behalf پر لکھ کر دے سکتا ہوں کہ اس سوال کو اگلے بدھ کی debate کے لئے رکھ لیا جائے کیونکہ آج وہ تشریف فرما نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: جی نہیں۔ یہ کام مشکل ہے اور یہ rule apply نہیں کرتا۔ آپ کی مہربانی، تشریف رکھیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! کیا میں چودھری عامر سلطان چیمہ کے سوال پر on his behalf پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر سکتا ہوں؟

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ Question Hour is over now.

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنا کریں، آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! محکمہ ایجوکیشن سے متعلقہ بڑا اہم سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ پھر ان کے ساتھ علیحدہ سے بیٹھ کر بات کر لیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجھے آپ کی اجازت چاہئے۔۔۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: جی، مجھے اپنا کام کرنے دیں جو میں کر رہا ہوں۔ اب تحاریک استحقاق کا وقت ہے اور پہلی تحریک استحقاق نمبر 7 اشرف سوہنا صاحب کی ہے، ان کی طرف سے درخواست آئی ہے کہ pending کر دی جائے لہذا یہ تحریک استحقاق next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اب اگلی

تحریک استحقاق نمبر 9 جناب شاہجہان بھٹی کی ہے، یہ تحریک استحقاق بھی next week کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک استحقاق محترمہ رفعت سلطانہ ڈار صاحبہ کی طرف سے ہے۔

تھانہ پیپلز کالونی فیصل آباد کے تفتیشی آفیسر کا معزز خاتون ممبر کے ساتھ نامناسب روّیہ

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے دو کم سن قریبی عزیز بچوں کے خلاف تھانہ پیپلز کالونی فیصل آباد میں متعلقہ پولیس نے من گھڑت اور جھوٹ پر مبنی پرچہ درج کر لیا جس کی بابت میرے سیکرٹری نے متعلقہ تھانہ میں رابطہ کیا اور ان بے گناہ بچوں کے بارے میں تفتیشی افسر مسٹر عنایت ڈھلوں کو اپنا تعارف کروانے کے بعد اس جھوٹے مقدمہ کے بارے میں بتایا کہ اصل حقائق یہ ہیں کہ ان بچوں نے Pizza Hut سے پیزا منگوایا تھا جب اس Pizza Hut کا سیلز مین ڈلیوری دینے کے لئے ان بچوں کی گلی میں آیا تو یہ بچے اس سے پیزا لے کر بھاگ گئے اور اس کو پیزا کی رقم نہ دی۔ اصل واقعہ یہ ہے جبکہ آپ نے ان بچوں کے خلاف ناجائز اسلحہ اور ڈکیتی کا مقدمہ درج کیا ہے جو کہ حقائق کے برعکس ہے۔ اس پر متعلقہ انوسٹی گیشن آفیسر سیخ پا ہو گیا اور غصہ میں میرے سیکرٹری اور میرے خلاف بے ہودہ قسم کے الزامات عائد کئے۔ میرا سیکرٹری میرے پاس لاہور آیا تو اس نے مذکورہ تفتیشی آفیسر مسٹر عنایت ڈھلوں سے آج مورخہ 6۔ مارچ 2012 بوقت 2:50 میری اس سے بات کروائی تو میں نے بھی اس کو اس حقیقت سے آگاہ کیا تو اس نے کہا کہ آپ پہلے بچوں کو میرے حوالہ کریں بعد ازاں میں آپ سے اس سلسلہ میں بات کروں گا۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ بچے بالکل معصوم اور چھوٹی عمر کے ہیں آپ ان کے ساتھ مجرموں جیسا سلوک کریں گے اس لئے میں جمعتہ المبارک بروز 9۔ مارچ 2012 کو اجلاس کے بعد واپس فیصل آباد آؤں گی اور آپ کے سامنے ان بچوں کو پیش کر دوں گی تو اس نے کہا کہ آپ ایم پی اے جھوٹے، وعدہ خلاف اور فریبی ہوتے ہیں۔ میں آپ پر اعتبار نہیں کرتا اس کے علاوہ اس نے میرے خلاف اور بھی کافی نازیبا الفاظ استعمال کئے اور مجھ سے بدتمیزی کی۔ اس کے ان الفاظ اور روّیہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب والا! حقیقت یہ ہے کہ جس دن Pizza Hut والا delivery دینے کے لئے آیا اس دن دو minor بچے جن کے ابھی شناختی کارڈ بھی نہیں بنے، اس وقت رات ساڑھے آٹھ بجے کا ٹائم تھا اور لوڈ شیڈنگ تھی۔ بچے Pizza لے کر پچھلی گلی میں چھپ گئے اور چھپ کر Pizza کھا لیا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سلسلے میں محترمہ کو جو مشکل پیش آئی ہے یا انہوں نے یہ سمجھا کہ ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس کا نوٹس مجھے آج ہی موصول ہوا ہے اس لئے میری گزارش ہو گی کہ اس کو آپ اگلے ہفتے تک کے لئے pending فرما دیں۔ اس سارے معاملے کو محترمہ کے ساتھ discuss کر کے resolve کروا دیتے ہیں۔ اس میں اگر کوئی تجاوز ہوا ہے تو اس کو بھی resolve کروا دیں گے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب والا! یہ پہلے میری بات سن لیں پھر محترم وزیر قانون جو کہیں گے میں حاضر ہوں۔ یہ جو تفتیشی افسر ہے اس نے ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں کہ میں بیان نہیں کر سکتی۔ اس نے کہا کہ آپ ایم پی اے ہوں گی تو کیا ہے؟ آپ کیسی ایم پی اے ہیں، میں آپ کو نہیں جانتا میرے پاس صرف بچے پیش کئے جائیں۔ میں بڑی "وکھری ٹائپ" کا آدمی ہوں۔ میں بھی اس کی "ٹائپ" دیکھنا چاہتی ہوں کہ وہ کس "ٹائپ" کا بندہ ہے۔ آپ خود دیکھئے کہ یہ پولیس والے ایسی بات کرتے ہیں، تھانہ کلچر نے تو سب کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔

جناب سپیکر: اگر آپ بھی ایسی زبان استعمال کرنے کی کوشش کریں گی تو پھر اس میں اور آپ میں فرق کیا رہ جائے گا؟ آپ نے بات کر لی اور میں نے سن لی ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب والا! میں نے اس سے جمعۃ المبارک کا ٹائم مانگا تھا۔

جناب سپیکر: آپ نے بات لکھ بھی دی اور پڑھ بھی دی۔ آپ کی بات ہو گئی ہے اس لئے اب آپ تشریف رکھیں۔ اس تحریک استحقاق کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ وزیر قانون صاحب! شیخ علاؤالدین صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 12/264 کا آپ نے جواب دینا ہے۔

پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹیز کی جانب سے پلاٹوں کی رجسٹریشن میں جعلی اشٹام پیپرز کے استعمال سے حکومت کو ماہوار کروڑوں روپے کا نقصان

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ میں نے رجسٹرار کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کو اپنے آفس میں بلایا تھا اور محترم شیخ صاحب بھی اس ڈویلپمنٹ سے آگاہ ہیں۔ میں نے رجسٹرار کو کہا ہے کہ وہ اپنی supervision میں اس کو personally monitor کریں۔ تمام انکوائریوں اور مقدمات کو finalize کروائیں اس لئے میری یہ گزارش ہوگی کہ اس تحریک التوائے کار کو آپ اگلے اجلاس تک کے لئے pending فرمادیں کیونکہ اس میں تھوڑا سا ٹائم لگے گا۔

جناب سپیکر: نوٹ فرمالیں۔ اس تحریک التوائے کار کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار ختم ہوتی ہیں۔ اب...... The Punjab Zakat and Ushr Bill

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈائیلسز کے مرض میں مبتلا قیدی محمد سلیم کا علاج کروانے کا مطالبہ

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ ایک قیدی جب جیل جاتا ہے اس کو سزا تو عدالت دیتی ہے لیکن اس کی زندگی کا تحفظ کرنا محکمہ جیل خانہ جات کا فرض بنتا ہے۔ جیل کے ڈاکٹر نے اس قیدی کو ہسپتال میں بھیجا لیکن کوئی بھی ہسپتال اس کو رکھنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس قیدی کے Dialysis ہو رہے ہیں اس کا نام محمد سلیم ولد فضل دین ہے اس کو پچیس سال سزا ہوئی ہے اور وہ جیل میں مر رہا ہے۔ اگر وہ اسی حالت میں جیل میں مر گیا تو کیا ہوگا؟ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس کو کسی بھی ہسپتال کا ایم۔ایس کیوں داخل نہیں کرتا یا اس کے لئے میڈیکل بورڈ کیوں نہیں بنایا جاتا جو اس کو ہسپتال میں رکھے اور اس کا علاج کرے۔ اس کے گردوں کا Dialysis ہو رہا ہے۔ ہمارے لئے بڑی شرم کی بات ہے اور یہ انسانی حقوق کا بھی مسئلہ ہے۔ ٹھیک ہے جرم کی سزا ملتی ہے لیکن جرم کی سزا موت نہیں ہونی چاہئے کہ انسان بغیر دوائیوں اور بغیر علاج کے ہی مر جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے جو point raise کیا ہے یہ بالکل جائز اور درست ہے۔ محترمہ مجھے اس قیدی کے کوائف دے دیں تو میں ابھی اس بارے میں معلومات حاصل کر لیتا ہوں۔

محترمہ خدیجہ عمر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: فرمائیں، مگر کوئی اچھی بات کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب والا! میری آپ سے گزارش ہے کہ اسمبلی میں داخل ہوتے ہی ہماری لیڈی کانسٹیبلان ڈیوٹی پر بیٹھی ہوتی ہیں جو کہ سارا دن دھوپ میں بیٹھی رہتی ہیں۔ میری آپ سے request ہے کہ ان کے لئے چھاؤں کا بندوبست کیا جائے کیونکہ انہوں نے سارا دن کھڑا ہونا ہوتا ہے کم از کم چھاؤں میں تو کھڑی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! .Duty is duty ان کے لئے کیبن پہلے ہی بنا ہوا ہے جب تھوڑا بہت relax ہونا ہو تو وہ وہاں بیٹھ سکتی ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب والا! جہاں پر وہ کھڑی ہوئی ہیں وہاں کوئی canopy نہیں ہے وہ سارا دن دھوپ میں کھڑی رہتی ہیں۔

جناب سپیکر: اس کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔ سیکرٹری صاحب! آپ خود اس کو دیکھیں۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ کو کیا ہوا؟

میاں محمد رفیق: جناب والا! ہوا تو کچھ نہیں، مجھے سوال کی آمد ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: سوال کا اب ٹائم نہیں ہے۔

میاں محمد رفیق: سوال کے متعلق میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں۔

میاں محمد رفیق: جناب والا! محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کے سوال نمبر 4435 کے جز (ب) کے جواب میں وزیر تعلیم نے کہا ہے کہ مزید برآں صوبہ پنجاب میں تمام سرکاری سکولوں کو مرحلہ وار پروگرام

کے تحت انگلش میڈیم کر دیا گیا ہے۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انگلش میڈیم تو کر دیا گیا ہے کیا وہاں پر سٹاف موجود ہے جو انگلش میڈیم subject پڑھائے گا۔میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ وہاں پر انگلش بھی اردو میں پڑھاتے ہیں۔سٹاف کے بغیر وہ یہ تمام subject انگلش میڈیم میں کیسے پڑھائیں گے،کیا وہاں پر سٹاف موجود ہے؟

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی،ڈاکٹر صاحبہ!

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر!کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے،گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)
کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)
کورم پورا نہیں ہے لہذا آدھ گھنٹہ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر آدھ گھنٹہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کر دی گئی)

(اس مرحلہ پر وقفہ کے بعد جناب سپیکر ایک بج کر 45 منٹ پر
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)
کورم پورا ہے،کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کرنل صاحب!تھوڑا سا کام کرنے دیں مہربانی کریں پہلے ایک رپورٹ پیش ہونے دیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: ٹھیک ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: ملک جہانزیب وارن صاحب مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) کچی آبادیز پنجاب مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

سردار ملک جہانزیب وارن: شکریہ۔ جناب سپیکر!

The Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012

(Bill No. 3 of 2012)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب والا! میں نے گزارش کرنی تھی۔

جناب سپیکر: کرنل صاحب! میں آپ سے وعدہ کر رہا ہوں میں آپ کو ٹائم ضرور دوں گا مجھے تھوڑی سی legislation کر لینے دیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جیسے آپ کی مرضی۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Zakat and Ushr Bill 2012. Minister for Law may introduce the Punjab Zakat and Ushr Bill 2012.

مسودہ قانون زکوٰۃ و عشر پنجاب مصدرہ2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce:

"The Punjab Zakat and Ushr Bill 2012.

MR SPEAKER: The Punjab Zakat and Ushr Bill 2012 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Zakat and Ushr for report within one month.

Now, we take up the Government Sadiq College Women University, Bahawalpur Bill 2012. Minister for Law may introduce the Government Sadiq College Women University, Bahawalpur Bill, 2012.

مسودہ قانون گورنمنٹ صادق کالج خواتین یونیورسٹی، بہاولپور مصدرہ2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I introduce:

"The Government Sadiq College Women University, Bahawalpur Bill 2012.

MR SPEAKER: The Government Sadiq College Women University, Bahawalpur Bill 2012 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education for report within one month.

Now, we take up the Government College Women University, Faisalabad Bill, 2012, Minister for Law may introduce the Government College Women University, Faisalabad Bill, 2012.

مسودہ قانون گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی، فیصل آباد مصدرہ2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I introduce:

> "The Government College Women University, Faisalabad Bill, 2012."

MR SPEAKER: The Government College Women University, Faisalabad Bill 2012 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education for report within one month.

Now, we take up the Government College Women University, Sialkot Bill, 2012, Minister for Law may introduce the Government College Women University, Sialkot Bill 2012.

مسودہ قانون گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی، سیالکوٹ مصدرہ2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker I introduce:

> "The Government College Women University, Sialkot Bill 2012."

MR SPEAKER: The Government College Women University, Sialkot Bill 2012 has been introduce in the House under Rule 91(5) of the Rules and Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education for report within one month.

مسودات قانون

(جوزیر غور لائے گئے)

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab (Amendment) Bill 2011. (Bill No. 55 of 2011)

مسودہ قانون (ترمیم) بنک آف پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan) Mr. Speaker! I move:

"That the Bank of Punjab (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Finance, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Bank of Punjab (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Finance, be taken into consideration at once."

There are two amendments in it. The First amendment is from: Ch. Zahir-ud-din Khan, Ch. Aamar Sultan Cheema, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr Muhammad Yar Hiraj, Mr Tahir Iqbal Chaudhary, Ch. Ehsan-ul-Haq Ahsan Nolatia, Dr. Samia Amjad, Mrs Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs Seemal Kamran, Mrs Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr Faiza Asghar, Mrs Samina Khawar Hayat, Ms Zobia Rubab Malik, Mrs Qamar Aamir Ch., Ms Humaira Awais Shahid, Engineer Shahzad Elahi, Raja Riaz Ahmad, Mr Shahan Malik, Major (Retd) Abdul Rehman Rana, Mr Qasim Zia, Dr Asad Muazzam, Syed Hassan Murtaza, Haji Muhammad Ishaq, Mrs Neelam Jabbar Chaudhary, Mr Qaiser Iqbal Sandhu, Mr Tanvir Ashraf Kaira, Mr Tariq Mehmood Sahi, Major(Retd) Zulfiqar Ali Gondal, Mr Shah Jahan Ahmad Bhatti, Rai Muhammad Aslam Khan, Mr Amjad Ali Mayo, Mrs Robina Shaheen Wattoo, Mr Muhammad Ashraf Khan Sohna, Syed Nazim Hussain Shah, Mr Ahmed Hussain Deharr, Malik Muhammad Abbas Raan, Dr Muhammad Akhtar Malik, Mr Ahmed Mujtaba Gillani, Mian Muhammad Shafiq Arain, Mr Muhammad Hafeez Akhtar Chaudhary, Mr Shahzad Saeed Cheema, Malik Nosher Khan Anjam Lungerial, Sardar Athar Hassan Khan Gorchani, Mr Iftikhar Ali

Khitran, Mr Shah Rukh Malik, Mr Muhammad Tariq Amin Hotiana, Mian Muhammad Ali Laleka, Ch Shaukat Mahmood Basra(Advocate), Col(Retd) Naveed Iqbal Sajid, Mian Muhammad Aslam, Makhdoom Muhammad Irtaza, Engineer Javed Akbar Dhilloon, Mr Javed Hassan Gujjar, Syed Abdul Qadir Gillani, Mrs Nargis Faiz Malik, Ms Najmi Saleem, Ms Fouzia Behram, Ms Nargis Parveen Awan, Ms Safina Saima Khar, Dr Amna Buttar, Ms Azma Zahid Bukhari, Ms Faiza Ahmed Malik, Mr Pervez Rafique and Mr Tahir Naveed. Who is to move it?

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ دی بنک آف پنجاب (ترمیم) بل 2011 ہے؟

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اس کی پہلی amendment میں میرا نام ہے اس لئے میں اسے پیش کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پیش کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: شکریہ۔ جناب سپیکر!

> I move:
>
> "That The Bank of Punjab(Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on the Finance, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2012."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That The Bank of Punjab(Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on the Finance, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2012.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے یہاں یہ انتہائی اہمیت کی حامل ترمیم دی ہے، حکومت اس میں جو ترمیم کرنا چاہتی ہے اس سے پہلے یہاں یہ بات موجود تھی کہ بنک آف دی پنجاب میں حکومت پنجاب کے 51 فیصد سے زیادہ share ہوں گے یعنی minimum کی شرط موجود تھی کہ حکومت پنجاب کے 51 فیصد سے کم share نہیں ہو سکتے لیکن اس میں maximum کی شرط موجود نہیں تھی۔ Might be کہ اس بنک کو سو فیصد گورنمنٹ کی تحویل میں دے دیا جائے۔ اب حکومت اپنی ترمیم کے اندر اس بات کی وضاحت کرے کہ وہ 51 فیصد سے زائد والی بات ختم کر کے 80 فیصد کی شرط کیوں لگانا چاہتی ہے، اس ترمیم کے بعد یہ share 80 فیصد سے کم ہو سکتا ہے اور نہ زیادہ۔ یہ بڑی اہمیت کی حامل قانون سازی ہے چاہئے تو یہ تھا کہ اگر حکومت پنجاب یہ قانون سازی کرنا چاہتی ہے تو اس کو ٹی وی چینلز کے اندر، مذاکروں کے اندر اور اخبارات کے اندر circulate کرتی کہ بنک آف پنجاب میں جو عوام کا پیسا گورنمنٹ کے پیسے کی شکل میں موجود ہے اور اس کے ساتھ ساتھ shareholders کے لئے بھی ایک حصہ رکھا گیا ہے۔ لاء منسٹر صاحب صرف اس بات کی وضاحت فرما دیں کہ اس ترمیم سے پہلے بھی حکومت کا 80 فیصد حصہ ہو سکتا ہے اور اس پر کوئی شرط نہیں ہے چونکہ اس شق کے اندر کلاز 7 میں ہے کہ Government to be a shareholder دی بنک آف پنجاب کے law میں یہ چیز موجود ہے کہ یہ 51 فیصد سے زائد ہوگا۔ یہ 99 فیصد بھی ہو سکتا ہے اور سو فیصد بھی ہو سکتا ہے قانون کے اندر اس کی کوئی شرط نہیں تھی۔ اگر یہ اپنی statement of objects میں وضاحت کر دیتے کہ آخر یہ شرط کیوں لگانا چاہتے ہیں کہ 51 فیصد کی بجائے ہم گورنمنٹ آف پنجاب کے 80 فیصد share رکھنا چاہتے ہیں اور اگر یہ اس چیز کو بحث کے لئے عوام الناس میں پیش کر دیتے اور جو فنانسز کے ماہرین ہیں جو فنانسز میں ایک مہارت رکھتے ہیں وہ چینلز پر آ کر اپنی expert opinion دیتے اور پرنٹ میڈیا میں اپنی رائے دیتے کہ اگر بنک آف پنجاب میں حکومت کا 51 فیصد سے زیادہ share ہو تو عوام الناس کے فائدے کو کیا نقصان پہنچتا ہے اور 80 فیصد specific کر دینے سے عوام الناس کے پیسے کو کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ اب گورنمنٹ پنجاب کا share 79 فیصد ہو سکتا ہے اور نہ ہی 81 فیصد ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس سے پہلے بنک آف پنجاب کے rules کے اندر یہ بات موجود تھی کہ 51 فیصد سے زائد ہو گا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ حکومت نے جہاں اپنی سٹیٹمنٹ دی ہے یہاں وضاحت کرتے کہ ہم یہ amendment کیوں کرنا چاہتے ہیں لیکن اس میں یہ وضاحت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ محض ضد والی بات ہے کہ آج تک اپوزیشن کے کسی مطالبے کو اس طرح سے honour نہیں کیا جاتا جس طرح کیا جانا چاہئے۔میں یہ کبھی نہیں کہتا ہے کہ ہم اس amendment کو نہیں کرنے دیں گے یا نہیں کی جانی چاہئے لیکن یہ تو میرا مطالبہ ہو سکتا ہے کہ جس amendment کی شکل کے اندر اربوں روپے کے حقوق کا معاملہ ہے کہ وہ عوام الناس کو share کی شکل میں جائیں گے یا public money کے طور پر بنک آف پنجاب کے share ہوں گے انہوں نے ان shares کو specify کیا ہے کہ more than 50 percent کی بجائے 80 فیصد اگر اس سلسلے میں ٹی وی چینلز پر تمام سیاسی پارٹیوں کے ماہرین گورنمنٹ کے نمائندوں کے ساتھ share کر لیں یا اس پیسے کے متعلق اپنی اپنی opinion دے لیں جو اربوں تک محیط ہے تو میرا نہیں خیال کہ اس میں کوئی مضائقہ ہے۔سوائے اس کے کہ وزیر قانون کو اپنی ضد سے پیچھے ہٹنا پڑے گا۔وزیر قانون کی ضد کو honour کرنے سے اربوں روپے کے معاملے کو under consideration لانا زیادہ ضروری ہے۔شکریہ

جناب سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے محترم بھائی نولاٹیا صاحب نے جو بات کی ہے اس میں میری ضد والی کوئی بات نہیں صرف ان کے سمجھنے میں تھوڑا فرق ہے اور میں کوشش کروں گا کہ اپنے بھائی کو یہ بات سمجھا سکوں۔میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا، جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ پچھلے دور میں پنجاب بنک کے ساتھ جو سلوک کیا گیا، جس طرح سے اس public money کو لوٹا گیا، جس طرح سے اربوں روپے کے قرضہ جات without any security لوگوں کو دیئے گئے اور پھر یہ فراڈ کیس سپریم کورٹ کی monitoring میں final ہوا اور ملزمان پکڑے گئے۔موجودہ پنجاب حکومت اور پنجاب بنک کی نئی management نے کوشش کر کے ان لوگوں کو گرفتار کرایا اور اب کوشش کی جا رہی ہے کہ یہ public money ان سے واپس لی جائے۔اس پنجاب بنک میں جس طریقے سے ڈاکے ڈالے گئے تو اس کی وجہ سے اس کا survival تقریباً ناممکن تھا۔پنجاب حکومت اور پنجاب بنک کی نئی انتظامیہ یہ کوشش کر رہی ہے کہ یہ بنک survive کرے۔اس وقت یہ صورتحال درپیش ہے کہ State Bank of Pakistan کی ہدایات کے مطابق اگر کم از کم 10 بلین روپے پنجاب بنک میں مزید inject نہ کئے گئے تو پنجاب بنک کو اپنے معاملات کو بہتر انداز میں چلانے اور اس مشکل صورتحال سے نکلنے میں دقت پیش آئے گی۔اس صورتحال میں جب پنجاب حکومت

بنک آف پنجاب میں more investment کرے گی تو اس کے share کا تناسب زیادہ ہو جائے گا۔اس سے پہلے قانونی پوزیشن جسے ہم amend کرنا چاہتے ہیں وہ اس طرح سے تھی کہ:

> "Notwithstanding anything contained in section 6, the Government shall be a shareholder of the Bank and shall hold up to fifty one percent of the shares issued by the Bank."

اب اس کا مطلب ہے کہ:

> shall hold up to fifty one percent not up to fifty two percent, not up to fifty five percent, not up to sixty or eighty percent.

لیکن اب جب پنجاب حکومت اس بنک کی بہتری کے لئے زیادہ پیسے invest کرے گی، اس قومی اور صوبائی ادارے کے survival کے لئے زیادہ پیسے invest کرے گی تو اس کا share fifty one percent سے اُوپر چلا جائے گا۔اس میں الفاظ shall hold up to fifty one percent کے ہیں۔اب ہم نے اس کو اس طرح سے amend کیا ہے کہ:

> "Notwithstanding anything contained in section 6, the Government shall be a shareholder of the Bank and may hold up to eighty percent of the shares issued by the Bank."

یہاں پر لفظ shall نہیں بلکہ may استعمال ہوا ہے۔اب جب پنجاب حکومت سرمایہ کاری کرے گی تو اس کا share rise ہو جائے گا۔یہاں پر لفظ may استعمال ہوا ہے۔اس سے یہ مراد ہے کہ اگر نئی سرمایہ کاری سے share eighty percent تک چلا بھی جائے گا اور جب بنک بہتر ہو جائے گا، بنک کے share کی قیمت ٹھیک ہو جائے گی تو پھر ہم اپنے share کو eighty percent سے fifty one percent پر بھی لا سکتے ہیں بلکہ اس سے نیچے بھی لا سکتے ہیں۔حکومت پنجاب اس بنک آف پنجاب کو صوبے کی بہتری کے لئے رکھنا چاہتی ہے اور ہم اس میں اچھی شہرت کے پرائیویٹ لوگوں کو بھی shareholders کے طور پر شامل کریں گے لیکن اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے ہم اس کی حالت کو اس مطابق کر دیں کہ لوگ اس میں سرمایہ کاری کرنا مناسب سمجھیں اس لئے جن خدشات کا اظہار نولاٹیا صاحب نے کیا ہے ان کا اس amendment سے کوئی احتمال نہیں ہے۔بہت شکریہ

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جو بات میں نے کہی ہے اس کے علاوہ معزز وزیر قانون نے سب کچھ کہہ دیا ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ اگر اس پر financial experts اور تمام سیاسی پارٹیوں کے لوگوں سے پرنٹ میڈیا اور چینلز کے ذریعے آراء لے لی جائیں تو اس میں کیا حرج ہے؟ وزیر قانون نے میری اس بات کا جواب نہیں دیا۔ میں نے جو تیسری amendment دی ہے اس پر میں اس وقت بات کروں گا جب وہ پیش ہو گی۔ معزز وزیر قانون نے جو باتیں کی ہیں ان کا میری گفتگو سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ وزیر قانون اس کی وضاحت فرما دیں کہ ان کو جلدی کیا ہے؟ اس ترمیم کے ساتھ اربوں روپے کی public money اور shareholders کا concern ہے۔ اگر تمام سیاسی پارٹیوں کے financial experts اس پر مزید غور کر لیں اور یہ ترمیم ایک مہینہ بعد پاس ہو جائے گی تو اس سے کون سا عذاب آ جائے گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ قانون سازی کا اختیار منادی کرا کر، میڈیا کے ذریعے یا لوگوں کے پاس جا کر جلسے کرنے سے حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ اس صوبے کے نو کروڑ عوام نے اپنے mandate کے ذریعے اس House کو یہ اختیار دیا ہے اور اس House کی مجلس قائمہ نے اس پر پورا غور و خوض کیا ہے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That the Bank of Punjab (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Finance, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2012."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, we take up the second amendment. The second amendment is from: Raja Riaz Ahmad, Mr Shahan Malik, Major(Retd) Abdul Rehman Rana, Mr Qasim Zia, Dr Asad Muazzam, Syed Hassan Murtaza, Haji Muhammad Ishaq, Mrs Neelam Jabbar Chaudhary, Mr Qaiser Iqbal Sandhu, Mr Tanvir Ashraf Kaira, Mr Tariq Mehmood Sahi, Major(Retd) Zulfiqar Ali Gondal, Mr Shah Jahan Ahmad Bhatti, Rai Muhammad Aslam Khan, Mr Amjad Ali Mayo, Mrs Robina Shaheen Wattoo, Mr Muhammad Ashraf Khan Sohna, Syed Nazim Hussain Shah,

Mr Ahmed Hussain Deharr, Malik Muhammad Abbas Raan, Dr Muhammad Akhtar Malik, Mian Muhammad Shafiq Arain, Mr Muhammad Hafeez Akhtar Chaudhary, Mr Shahzad Saeed Cheema, Malik Nosher Khan Anjam Lungerial, Sardar Athar Hassan Khan Gorchani, Ch Ehsan-Ul-Haq Ahsan Nolatia, Mr Iftikhar Ali Khitran, Mr Shah Rukh Malik, Mr Muhammad Tariq Amin Hotiana, Mian Muhammad Ali Laleka, Ch Shaukat Mahmood Basra(Advocate), Col(Retd)Naveed Iqbal Sajid, Mian Muhammad Aslam, Makhdoom Muhammad Irtaza, Engineer Javed Akbar Dhilloon, Mr Javed Hassan Gujjar, Syed Abdul Qadir Gillani, Mrs Nargis Faiz Malik, Ms Najmi Saleem, Ms Fouzia Behram, Ms Nargis Parveen Awan, Ms Safina Saima Khar, Dr Amna Buttar, Ms Azma Zahid Bukhari, Ms Faiza Ahmed Malik, Mr Pervez Rafique and Mr Tahir Naveed.

میرے بھائی! آپ دو نہیں کر سکتے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! دو لوگ بات کر سکتے ہیں، دو سے زیادہ نہیں کر سکتے۔

MR SPEAKER: Who is to move it, Any mover except the one who has moved or discussed the earlier motion may move it.

MAKHDOOM MUHAMMAD IRTAZA: Sir, I move:

> "That the Bank of Punjab (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Finance, be referred to a select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th March 2012."

1. Mr Muhammad Hafeez Akhtar Chaudhary, MPA
2. Mr Muhammad Ashraf Khan Sohna, MPA
3. Major (Retd)Zulfiqar Ali Gondal, MPA
4. Mrs Seemal Kamran, MPA
5. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
6. Ms Ghazala Saad Rafique, MPA

7. Nawab Zada Syed Shamas Haider, MPA.

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Bank of Punjab (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Finance, be referred to a select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th March 2012."

1. Mr Muhammad Hafeez Akhtar Chaudhary, MPA
2. Mr Muhammad Ashraf Khan Sohna, MPA
3. Major (Retd)Zulfiqar Ali Gondal, MPA
4. Mrs Seemal Kamran, MPA
5. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
6. Ms Ghazala Saad Rafique, MPA
7. Nawab Zada Syed Shamas Haider, MPA.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTRAY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

جناب سپیکر: جی، مخدوم صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

مخدوم محمد ارتضیٰ: جناب سپیکر! میں اس چیز کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے خیال میں 80% up to کسی کو سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ maximum ہے کہ کر سکتی ہے اس میں حکومت کے اوپر کوئی قدغن نہیں ہے کہ حکومت ہر حال میں اپنے shares 80% کو maintain کرے۔ ان سے گزارش یہ ہے کہ اگر اس پر کوئی minimum cap لگا دیں کہ صوبائی حکومت کے 51% shares سے نیچے نہ جائیں تاکہ حکومت majority shareholder بھی رہ جائے اور decision making process بھی حکومت کے پاس رہے اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہو گا۔ یہ اتنا اہم ہے تو ہم نے اس کو اسی لئے propose کیا ہے کہ اس کو ایک دفعہ پھر دیکھ لیں تاکہ اس بنک کے اندر حکومت کا controlling interest loose نہ ہو، باقی اگر حکومت 100 فیصد بھی retain کرنا چاہے تو اس پر کوئی قدغن نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر!اس کی سٹینڈنگ کمیٹی میں دس معزز ممبران نے اس Bill پر اچھی طرح سے غور و خوض کیا ہے تو اس میں ایک اور Select Committee بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That the Bank of Punjab (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Finance, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th March 2012."

1. Mr Muhammad Hafeez Akhtar Chaudhary, MPA
2. Mr Muhammad Ashraf Khan Sohna, MPA
3. Major (Retd)Zulfiqar Ali Gondal, MPA
4. Mrs Seemal Kamran, MPA
5. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
6. Ms Ghazala Saad Rafique, MPA
7. Nawab Zada Syed Shamas Haider, MPA.

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Bank of Punjab (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Finance, be taken into consideration at once.

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Zahir-ud-din Khan, Ch Aamar Sultan Cheema, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr Muhammad Yar Hiraj, Mr Tahir Iqbal Chaudhary, Ch. Ehsan-ul-Haq

Ahsan Nolatia, Dr Samia Amjad, Mrs Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs Seemal Kamran, Mrs Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr Faiza Asghar, Mrs Samina Khawar Hayat, Ms Zobia Rubab Malik, Mrs Qamar Aamir Ch, Mrs Humaira Awais Shahid, Engineer Shahzad Elahi, Raja Riaz Ahmad, Mr Shahan Malik, Major (Retd) Abdul Rehman Rana, Mr Qasim Zia, Dr Asad Muazzam, Syed Hassan Murtaza, Haji Muhammad Ishaq, Mrs Neelam Jabbar Chaudhary, Mr Qaiser Iqbal Sandhu, Mr Tanvir Ashraf Kaira, Mr Tariq Mehmood Sahi, Major (Retd) Zulfiqar Ali Gondal, Mr Shahjahan Ahmad Bhatti, Rai Muhammad Aslam Khan, Mr Amjad Ali Mayo, Mrs Robina Shaheen Wattoo, Mr Muhammad Ashraf Khan Sohna, Syed Nazim Hussain Shah, Mr Ahmed Hussain Deharr, Malik Muhammad Abbas Raan, Dr Muhammad Akhtar Malik, Mr Ahmed Mujtaba Gillani, Mian Muhammad Shafiq Arain, Mr Muhammad Hafeez Akhtar Chaudhary, Mr Shahzad Saeed Cheema, Malik Nosher Khan Anjam Lungerial, Sardar Athar Hassan Khan Gorchani, Mr Iftikhar Ali Khitran, Mr Shah Rukh Malik, Mr Muhammad Tariq Amin Hotiana, Mian Muhammad Ali Laleka, Ch Shaukat Mahmood Basra(Advocate), Col(Retd) Naveed Iqbal Sajid, Mian Muhammad Aslam, Makhdoom Muhammad Irtaza, Engineer Javed Akbar Dhilloon, Mr Javed Hassan Gujjar, Syed Abdul Qadir Gillani, Mrs Nargis Faiz Malik, Ms Najmi Saleem, Ms Fouzia Behram, Ms Nargis Parveen Awan, Ms Safina Saima Khar, Dr Amna Buttar, Ms Azma Zahid Bukhari, Ms Faiza Ahmed Malik, Mr Pervez Rafique and Mr Tahir Naveed. Who is to move it?

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! کس قانون کے تحت ایک ممبر دو amendments move نہیں کر سکتا؟

جناب سپیکر: ایک ممبر ایک کلاز میں دو amendments move نہیں کر سکتے لیکن دوسری کلاز میں amendment move کر سکتے ہیں۔ آپ amendment move کریں۔

CH EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: I move:

> "That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Finance, in the proposed Section 7 of the Principal Act, for the word "eighty", appearing in line 3, the word "fifty-five" be substituted.

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Finance, in the proposed Section 7 of the Principal Act, for the word "eighty", appearing in line 3, the word "fifty-five" be substituted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ہم پانچ سال تک انہی بنچوں پر بیٹھ کر لاء منسٹر صاحب سے سیکھتے بھی رہے ہیں، انہوں نے آج ایک نئی بات کی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر اس پر بھی ان سے کچھ سیکھ لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ میرے پاس جو draft ہے اس کے اندر یہ ہے کہ گورنمنٹ کا share more than 51 percent ہو گا۔ لاء منسٹر یہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں لکھا ہے کہ shall hold 51 percent یعنی یہاں meanings میں بہت زیادہ تبدیلی آ جاتی ہے۔ اگر ایسے ہی ہے تو مجھے وہ document یا اس Bill کی کاپی فراہم کر دیں جس میں لاء منسٹر صاحب amendment کرنا چاہتے ہیں تاکہ میری اصلاح ہو جائے۔ میرے پاس جو کاپی ہے اس کے اندر لکھا ہے کہ shall hold more than 51 percent جب more than ہو گا تو اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ 91، 99 یا 100 فیصد بھی ہو سکتا ہے۔ اس میں وہ بات ہے جس کی میں نے وضاحت کی ہے کہ ایک سسٹم کو چلانے کے لئے کوئی رکاوٹ ہو تو حکومت یہ محسوس کرتی ہے کہ اگر یہ amendment کر لی جائے تو ہمارا سسٹم زیادہ smoothly چل سکتا ہے، جس طرح لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے اندر بیسویں گریڈ کے DCO کی appointment میں ان کو اس وقت بڑی رکاوٹ پیش آئی جب انہوں نے اٹھارہویں گریڈ کے افسر کو DCO لاہور لگا دیا جس پر ایک فرد ہائیکورٹ میں چلا گیا۔ انہوں نے ہائیکورٹ میں

جواب دینے کے لئے یہamendment کی کہ DCO کی تقرری کے لئے بیسویں گریڈ کی بجائے کسی گریڈ کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بیسویں گریڈ کی بجائے انیسویں، اٹھارہویں یا اکیسویں گریڈ کا افسر بھی کر سکتے تھے لیکن انہوں نے کہا کہ گریڈ کی ضرورت ہی نہیں ہے چاہے خادم اعلیٰ درجہ چہارم کے کسی فرد کو اگر DCOلاہور لگا دیں تو قانون میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ انہوں نے محترم وزیراعلیٰ کو centralizeکرنے یعنی تمام طاقتوں کا گھنٹہ گھر وزیراعلیٰ کو بنانے کے لئے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے اندرamendmentکر دی تھی۔

جناب سپیکر!اس میں اصل معاملہ یہ ہے کہ بہت سارےshareholdersایسے ہیں کہ جن کے پاس پنجاب بنک کے shares ہیں ان سے ہمارے لاء منسٹر کے کسی دوست نے وہ خرید لئے ہوں گے اب وہ انsharesکو پنجاب بنک کو بیچنا چاہتے ہیں۔

MR SPEAKER: Do you believe in democracy or not?

CH EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: Yes, I believe in democracy.

MR SPEAKER: Then try to understand.

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! پنجاب بنکbankruptہوا ہے۔ وہ چاہے کسی بھی وجہ سے ہوا ہے ہماری حکومت نے چار سالوں میں بھی اس کا کچھ نہیں کیا۔ اب ان کے کسی دوست کے پاسsharesہوں گے جو لاء منسٹر یا کسی فرد کے دوست نے رکھے ہوں گے وہ اب مہنگے داموںpublic سے خرید کر بنک کو دینا چاہتے ہیں جس کی وجہ سے ان کوpercent 80 گورنمنٹ کے sharesکیamendmentکرنے کی ضرورت پیش آرہی ہے۔Public moneyکا اس سے بڑا اور کیا زیاں ہو سکتا ہے۔ میری اس میں یہ آراء تھیں کہ یہ print mediaکوopenکر دیتے کہ سارے لوگ اس پر اپنی رائے دیں۔ میں پھر یہ کہوں گا کہ Standing Committeeکی منظوری کے بعد ایک Select Committeeکوreconsider or revisitکرنے کے لئے کہہ دیا جائے تو اس میں کیا مضائقہ ہے تاکہ اس بات کی وضاحت ہو جائے کہ وہ کون فرد ہے جس کے پاسbankrupt بنک آف پنجاب کے shares ہیں جن کو مہنگے داموں ہماری حکومت خرید کرا سےobligeکرنا چاہتی ہے جس کی وجہ سے اسamendmentکی ضرورت پیش آئی ہےotherwiseاسamendmentکی

یہاں پر کوئی ضرورت نہ تھی۔ میں معزز لاء منسٹر صاحب کو ایک ہی بات کہوں گا کہ لوگوں کے جرائم کو justify کرنے کے لئے آپ کو ہتھیار بنایا جارہا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں محترم نولاٹیا صاحب سے یہی گزارش کروں گا کہ وہ جو مسودہ پڑھ رہے ہیں وہ پرانا ہے، موجودہ پوزیشن وہی ہے جو میں نے پڑھی ہے۔ میں دوبارہ ان کی خدمت میں عرض کر دیتا ہوں کہ اس وقت ہم سیکشن 7 کو amend کرنا چاہ رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ:

> Notwithstanding anything contained in section 7, the Government shall be a shareholder of the bank and shall hold up to fifty one percent of the Shares.

اس سے پہلے minimum 51 percent تھا۔ یہ دوبارہ amend ہو گئی تھی، اس کی موجودہ پوزیشن یہی ہے کہ اگر پنجاب حکومت نے پنجاب بنک میں مزید سرمایہ کاری کرنی ہے تو اس کو amend کرنا ضروری ہے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Finance, in the proposed Section 7 of the Principal Act, for the word "eighty", appearing in line 3, the word "fifty-five" be substituted."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, third reading starts. Minister for law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Bank of Punjab (Amendment) Bill 2011 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Bank of Punjab (Amendment) Bill 2011 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Bank of Punjab (Amendment) Bill 2011 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2011 (Bill No.56 of 2011). First reading starts. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحولیات پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Environment Protection, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Environment Protection, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Environment Protection, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR SPEAKER: Now, Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-17

MR SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-19

MR SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-20

MR SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-21

MR SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2011 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2011 be passed."

The motion moved is:

"That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2011 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

MR SPEAKER: First reading is starts. Now, we take up The Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012 (Bill No.2 of 2012). Minister for Law!

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development be taken into consideration at once."

جنہوں نے amendments دی ہیں ان میں سے کوئی mover نہیں ہے۔

Now the motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR SPEAKER: Now, Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"The Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: کرنل صاحب اس وقت تشریف فرما نہیں ہیں میں نے اُن سے وعدہ کیا تھا کہ میں آپ کو ضرور ٹائم دوں گا۔آج کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔اب اجلاس مورخہ 8-مارچ 2012 بروز جمعرات صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔